خیبر پختونخوا بورڈ • KPTBB • پشاور

نویں جماعت اردو
مکمل کتاب نوٹس

9th Class Urdu Notes — Khyber Pakhtunkhwa Board — Full Book Notes

یہ نوٹس خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ (KPTBB) کی نویں جماعت اردو کی کتاب کے مطابق تیار کیے گئے ہیں۔
ہر سبق کا خلاصہ، مرکزی خیال اور اہم الفاظ اپنے الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں،
اور ہر سبق کے آخر میں اصل مختصر سوالات، طویل سوالات اور معروضی سوالات دیے گئے ہیں۔
نظموں اور غزلوں کی تشریح مرکزی خیال سے کی گئی ہے، اشعار نقل نہیں کیے گئے۔

zahidenotes.com
نویں جماعت • اردو • خیبر پختونخوا بورڈ
پشاور، مردان، سوات، ایبٹ آباد، بنوں، کوہاٹ، مالاکنڈ، ڈیرہ اسماعیل خان

کتاب کے بارے میں اور امتحانی خاکہ

یہ نوٹس خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ (KPTBB) کی نویں جماعت اردو کی کتاب پر مبنی ہیں۔ کتاب میں نثر کے نو اسباق، چھ نظمیں اور چار غزلیں شامل ہیں۔ ہر سبق میں خلاصہ، مرکزی خیال، اہم الفاظ، مختصر سوالات، طویل سوالات اور معروضی سوالات دیے گئے ہیں۔ قواعد و انشا کا حصہ کتاب کے آخر میں شامل ہے۔

امتحانی خاکہ (پیپر پیٹرن)

> **کل نمبر 75 (تیسری پارٹی کے مطابق — سرکاری طور پر تصدیق شدہ نہیں):** نویں جماعت اردو کا پرچہ کل 75 نمبر کا ہوتا ہے — معروضی حصہ 15 نمبر اور انشائیہ حصہ 60 نمبر، کل وقت تقریباً اڑھائی گھنٹے۔ یہ تقسیم بورڈ کی سرکاری دستاویز سے نہیں لی گئی؛ اسے تیسرے فریق کے ذرائع سے نقل کیا گیا ہے، اس لیے بورڈ کے تازہ ماڈل پرچے سے تصدیق کریں۔ پنجاب بورڈ کی تقسیم خیبر پختونخوا پر لاگو نہ کریں۔

پیپر میں نثر کے اسباق اور نظم و غزل کی تشریح، مختصر سوالات، خلاصہ، مرکزی خیال اور قواعد و انشا (مضمون، خط یا درخواست، مکالمہ، محاورے، واحد جمع، مترادف و متضاد) شامل ہوتے ہیں۔ تیاری اپنی کتاب اور بورڈ کے تازہ ماڈل پرچے کے مطابق کریں۔

اہم نوٹ — کتاب کے نسخوں میں فرق

> **توجہ فرمائیں:** خیبر پختونخوا کے ایک اسکول کے نصاب (سیشن 2026) میں اس کتاب کے حصہ نثر کو «اخلاقِ نبوی تاجِ اکبر» اور حصہ غزل کو «میر تقی میر کی دو غزلیں اور خواجہ حیدر علی آتش کی دو غزلیں» لکھا گیا ہے۔ اس نوٹس میں دیے گئے انیس اسباق قومی نصاب کی کتاب کی وہ فہرست ہیں جس پر دو آزاد ذرائع متفق ہیں۔ اگر آپ کی مطبوعہ کتاب میں کوئی سبق مختلف ہو تو اپنی کتاب کو اصل سمجھیں اور اسی کے مطابق تیاری کریں۔

فہرست — کتاب کے اسباق

1	اخلاقِ حسنہ	نثر — سید سلیمان ندوی
2	کتبہ	نثر — غلام عباس
3	بھیڑیا	نثر — فاروق سرور
4	آرام و سکون	نثر — امتیاز علی تاج
5	کلیم اور مرزا ظاہر داربیگ	نثر — ڈپٹی نذیر احمد
6	نام دیو مالی	نثر — مولوی عبد الحق
7	ابتدائی حساب	نثر — ابن انشا
8	لڑی میں پروئے ہوئے مناظر	نثر — رضا علی عابدی
9	اپنی مدد آپ	نثر — سر سید احمد خان
10	حمد	نظم — مظفر وارثی
11	نعت	نظم — مولانا ظفر علی خان
12	جاوید کے نام	نظم — علامہ اقبال
13	محنت کی برکات	نظم — مولانا الطاف حسین حالی
14	کرکٹ اور مشاعرہ	نظم — دلاور فگار
15	پیامِ لطیف	نظم — شیخ ایاز
16	فقیرانہ آئے صدا کر چلے	غزل — میر تقی میر
17	سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا افسانہ کیا	غزل — خواجہ حیدر علی آتش
18	غم ہے یا خوشی ہے تو	غزل — ناصر کاظمی
19	کاش طوفاں میں سفینے کو اتار ہوتا	غزل — پروین شاکر

حصہ نثر: اسباق 1 تا 9 • حصہ نظم: اسباق 10 تا 15 • حصہ غزل: اسباق 16 تا 19

نوٹ: نظموں اور غزلوں کے اشعار اس نوٹس میں نقل نہیں کیے گئے۔ ہر نظم و غزل کا خلاصہ اور مرکزی خیال اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، اور سوالات اسی مرکزی خیال پر مبنی ہیں۔

سبق 1 — اخلاقِ حسنہ (نثر — سید سلیمان ندوی)

خلاصہ

اس سبق میں رسول اکرم ﷺ کے حسنِ اخلاق کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ آپ ﷺ سچائی، امانت داری، تواضع، سخاوت اور رحم دلی کی کامل مثال تھے۔ آپ ﷺ غریبوں اور یتیموں کی مدد کرتے، پڑوسیوں کا خیال رکھتے، جانوروں پر شفقت کرتے اور دشمنوں کو بھی معاف کر دیتے تھے۔ آپ ﷺ کا عدل، آپ ﷺ کی حیا اور آپ ﷺ کی بہادری ہر مسلمان کے لیے نمونہ ہے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ انسان کی اصل عزت اس کے اخلاق سے ہے، اور جو شخص اچھے اخلاق اپناتا ہے وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

مرکزی خیال

حسنِ اخلاق انسان کی سب سے بڑی دولت ہے؛ رسول اکرم ﷺ اخلاقِ حسنہ کے کامل نمونہ ہیں اور ہر مسلمان کو ان کی پیروی کرنی چاہیے۔

اہم الفاظ اور معانی

اخلاق — انسان کی عادات اور برتاؤ کا مجموعہ • **اسوۂ حسنہ** — بہترین نمونہ، قابلِ تقلید مثال • **تواضع** — عاجزی، اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنا • **سخاوت** — دل کھول کر دینا، فیاضی • **عفو و درگزر** — غلطی معاف کر دینا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: اخلاقِ حسنہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اچھے اخلاق، یعنی سچائی، امانت داری، تواضع، سخاوت اور رحم دلی کو اخلاقِ حسنہ کہتے ہیں۔

سوال 2: رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کی نمایاں خوبیاں کون سی تھیں؟

جواب: آپ ﷺ سچے، امانت دار، متواضع، سخی اور رحم دل تھے۔

سوال 3: آپ ﷺ غریبوں اور یتیموں سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ غریبوں اور یتیموں کی مدد کرتے اور ان کے ساتھ شفقت و محبت کا سلوک کرتے تھے۔

سوال 4: پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: پڑوسی کا خیال رکھنا حسنِ اخلاق کی علامت ہے اور اس سے معاشرے میں محبت اور امن پیدا ہوتا ہے۔

سوال 5: حسنِ اخلاق سے انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: اچھے اخلاق سے انسان عزت پاتا ہے، لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

سبق 1 — اخلاقِ حسنہ (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: اخلاقِ حسنہ سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

اس سبق میں رسول اکرم ﷺ کے حسنِ اخلاق کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ آپ ﷺ سچائی، امانت داری، تواضع، سخاوت اور رحم دلی کی کامل مثال تھے۔ آپ ﷺ غریبوں اور یتیموں کی مدد کرتے، پڑوسیوں کا خیال رکھتے اور جانوروں پر شفقت کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے دشمنوں کو بھی معاف کیا۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ انسان کی اصل عزت اس کے اخلاق سے ہے اور اچھے اخلاق ہی دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔

سوال 2: حسنِ اخلاق کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

حسنِ اخلاق انسان کی شخصیت کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ جس شخص کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس پر بھروسا کرتے ہیں۔ اچھے اخلاق سے گھر، محلہ اور معاشرہ پرامن ہوتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اخلاق کی تکمیل کے لیے آپ ﷺ مبعوث ہوئے۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ سچائی، امانت داری، تواضع اور رحم دلی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے، کیونکہ یہی اوصاف انسان کو اللہ کے قریب کرتے ہیں۔

سبق 1 — اخلاقِ حسنہ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس سبق کے مصنف کون ہیں؟

(الف) سر سید احمد خان (ب) ڈپٹی نذیر احمد (ج) مولوی عبد الحق (د) سید سلیمان ندوی

سوال 2: اخلاقِ حسنہ کا موضوع کیا ہے؟

(الف) سفر کی روداد (ب) تاریخ کی کہانی (ج) رسول اکرم ﷺ کا حسنِ اخلاق (د) تجارت کے اصول

سوال 3: اسوۂ حسنہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) طاقت (ب) بہترین نمونہ (ج) دولت (د) شہرت

سوال 4: تواضع کا مطلب کیا ہے؟

(الف) غرور (ب) غصہ (ج) لالچ (د) عاجزی

سوال 5: سخاوت کسے کہتے ہیں؟

(الف) دولت جمع کرنا (ب) چھپانا (ج) دل کھول کر دینا (د) کنجوسی کرنا

سوال 6: حسنِ اخلاق سے معاشرے میں کیا پیدا ہوتا ہے؟

(الف) نفرت (ب) محبت اور امن (ج) لڑائی (د) تفرقہ

سوال 7: رسول اکرم ﷺ جانوروں سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

(الف) سختی کا (ب) شفقت کا (ج) نفرت کا (د) بے پروائی کا

سوال 8: عفو و درگزر کا مطلب کیا ہے؟

(الف) چھپ جانا (ب) غلطی معاف کر دینا (ج) لڑنا (د) بدلہ لینا

سوال 9: انسان کی اصل عزت کس سے ہے؟

(الف) اس کی شہرت سے (ب) اس کی دولت سے (ج) اس کی طاقت سے (د) اس کے اخلاق سے

سوال 10: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) طاقت دکھاؤ (ب) اچھے اخلاق اپناؤ (ج) شہرت حاصل کرو (د) دولت جمع کرو

جوابات کی کلید

1۔ (د) سید سلیمان ندوی 2۔ (ج) رسول اکرم ﷺ کا حسنِ اخلاق 3۔ (ب) بہترین نمونہ 4۔ (د) عاجزی 5۔ (ج) دل کھول کر دینا 6۔ (ب) محبت اور امن 7۔ (ب) شفقت کا 8۔ (ب) غلطی معاف کر دینا 9۔ (د) اس کے اخلاق سے 10۔ (ب) اچھے اخلاق اپناؤ

سبق 2 — کتبہ (نثر — افسانہ، غلام عباس)

خلاصہ

یہ افسانہ انسان کی زندگی، اس کی محنت اور اس کی یادوں کے گرد گھومتا ہے۔ کتبہ وہ تحریر ہوتی ہے جو قبر کے پتھر پر لکھی جاتی ہے اور مرنے والے کی زندگی کا خلاصہ بن جاتی ہے۔ افسانے میں ایک عام انسان کی کہانی کے ذریعے یہ بتایا گیا ہے کہ انسان دنیا میں جو کچھ کرتا ہے وہی اس کی اصل پہچان بنتا ہے۔ دولت اور شہرت عارضی ہیں، مگر اچھے اعمال اور اچھا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ افسانے کا لہجہ سادہ اور اثر انگیز ہے اور اس کا پیغام یہ ہے کہ انسان کو اپنی زندگی نیک کاموں میں گزارنی چاہیے تاکہ اس کے بعد بھی لوگ اسے اچھے الفاظ میں یاد کریں۔

مرکزی خیال

انسان کی اصل پہچان اس کے اعمال ہیں؛ دولت و شہرت عارضی ہیں مگر اچھا نام اور نیک اعمال ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

اہم الفاظ اور معانی

کتبہ — قبر کے پتھر پر لکھی گئی تحریر • **افسانہ** — مختصر کہانی جس میں کوئی سبق یا پیغام ہو • **عارضی** — کچھ وقت کے لیے، دائمی نہ ہونا • **یادگار** — یاد رکھنے کے قابل، نشان • **کردار** — کہانی کا کوئی شخص، یا انسان کی شخصیت

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: کتبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: قبر کے پتھر پر لکھی گئی تحریر کو کتبہ کہتے ہیں۔

سوال 2: افسانے کا بنیادی موضوع کیا ہے؟

جواب: افسانے کا بنیادی موضوع انسان کی زندگی، اس کے اعمال اور اس کے بعد باقی رہنے والا نام ہے۔

سوال 3: دولت اور شہرت کو عارضی کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: دولت اور شہرت موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں، اس لیے انہیں عارضی کہا گیا ہے۔

سوال 4: انسان کے بعد کیا چیز زندہ رہتی ہے؟

جواب: انسان کے اچھے اعمال اور اچھا نام اس کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔

سوال 5: افسانے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: ہمیں اپنی زندگی نیک کاموں میں گزارنی چاہیے تاکہ لوگ ہمیں اچھے الفاظ میں یاد کریں۔

سبق 2 — کتبہ (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: کتبہ افسانے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

یہ افسانہ انسان کی زندگی اور اس کی یادوں کے گرد گھومتا ہے۔ کتبہ وہ تحریر ہے جو قبر کے پتھر پر لکھی جاتی ہے اور مرنے والے کی زندگی کا خلاصہ بن جاتی ہے۔ افسانے میں بتایا گیا ہے کہ انسان دنیا میں جو کچھ کرتا ہے وہی اس کی اصل پہچان بنتا ہے۔ دولت اور شہرت عارضی ہیں، مگر اچھے اعمال اور اچھا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ افسانے کا پیغام یہ ہے کہ انسان کو اپنی زندگی نیک کاموں میں گزارنی چاہیے۔

سوال 2: افسانے میں کتبے کی علامت کی وضاحت کریں۔

کتبہ اس افسانے میں انسان کی زندگی کی علامت ہے۔ قبر کا پتھر اور اس پر لکھی تحریر بتاتی ہے کہ مرنے والے نے دنیا میں کیا کیا اور لوگ اسے کس طرح یاد کرتے ہیں۔ کتبہ یاد دلاتا ہے کہ زندگی عارضی ہے اور اصل کامیابی یہ ہے کہ انسان کے بعد اس کا اچھا نام باقی رہے۔ اسی لیے افسانہ ہمیں نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔

سبق 2 — کتبہ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس افسانے کے مصنف کون ہیں؟

(الف) رضا علی عابدی (ب) ابن انشا (ج) سید سلیمان ندوی (د) غلام عباس

سوال 2: کتبہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کوئی خط (ب) قبر کے پتھر پر لکھی تحریر (ج) کوئی کتاب (د) کوئی نقشہ

سوال 3: افسانہ کسے کہتے ہیں؟

(الف) تاریخی دستاویز (ب) مختصر کہانی (ج) مضمون (د) لمبی نظم

سوال 4: افسانے کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) آرام کرو (ب) دولت جمع کرو (ج) نیک اعمال کرو (د) شہرت حاصل کرو

سوال 5: عارضی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) مضبوط (ب) ہمیشہ کے لیے (ج) کچھ وقت کے لیے (د) قیمتی

سوال 6: انسان کی اصل پہچان کیا ہے؟

(الف) اس کی شہرت (ب) اس کے اعمال (ج) اس کا گھر (د) اس کی دولت

سوال 7: اچھا نام کیوں اہم ہے؟

(الف) وہ طاقت دیتا ہے (ب) وہ شہرت بڑھاتا ہے (ج) وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے (د) وہ دولت لاتا ہے

سوال 8: افسانے کا لہجہ کیسا ہے؟

(الف) مشکل اور پیچیدہ (ب) بے معنی (ج) سخت اور خشک (د) سادہ اور اثر انگیز

سوال 9: یادگار کا مطلب کیا ہے؟

(الف) یاد رکھنے کے قابل (ب) چھپا ہوا (ج) نیا (د) بھولنے کے قابل

سوال 10: انسان کو زندگی کیسے گزارنی چاہیے؟

(الف) غصے میں (ب) لالچ میں (ج) سستی میں (د) نیک کاموں میں

جوابات کی کلید

1۔ (د) غلام عباس 2۔ (ب) قبر کے پتھر پر لکھی تحریر 3۔ (ب) مختصر کہانی 4۔ (ج) نیک اعمال کرو 5۔ (ج) کچھ وقت کے لیے 6۔ (ب) اس کے اعمال 7۔ (ج) وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے 8۔ (د) سادہ اور اثر انگیز 9۔ (الف) یاد رکھنے کے قابل 10۔ (د) نیک کاموں میں

سبق 3 — بھیڑیا (نثر — افسانہ، فاروق سرور)

خلاصہ

یہ افسانہ بھیڑیے کی زندگی کے ذریعے انسان اور جانور کے رشتے اور فطرت کی حقیقتوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ بھیڑیا جنگل کا ایک طاقتور جانور ہے جسے لوگ ظالم اور خونخوار سمجھتے ہیں، مگر افسانہ بتاتا ہے کہ ہر جاندار اپنی فطرت اور اپنی بقا کے لیے کام کرتا ہے۔ افسانے میں بھیڑیے کے رویے، اس کی چالاکی اور اس کے شکار کی عادتوں کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ سبق بھی ملتا ہے کہ انسان کو جانوروں اور فطرت کے ساتھ رحم دلی سے پیش آنا چاہیے اور ہر مخلوق کی اپنی جگہ اور اہمیت ہے۔ افسانے کا انداز دلچسپ اور سبق آموز ہے۔

مرکزی خیال

ہر جاندار اپنی فطرت اور بقا کے لیے کام کرتا ہے؛ انسان کو فطرت اور ہر مخلوق کے ساتھ رحم دلی اور سمجھداری سے پیش آنا چاہیے۔

اہم الفاظ اور معانی

بھیڑیا — جنگل کا ایک طاقتور گوشت خور جانور • **فطرت** — کسی چیز کی قدرتی حالت اور خصلت • **بقا** — زندہ رہنا، قائم رہنا • **شکار** — جانور کو پکڑنا یا مارنا • **رحم دلی** — دوسروں پر مہربانی کرنا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: بھیڑیا کیسا جانور ہے؟

جواب: بھیڑیا جنگل کا ایک طاقتور گوشت خور جانور ہے۔

سوال 2: لوگ بھیڑیے کو کیسا سمجھتے ہیں؟

جواب: لوگ بھیڑیے کو ظالم اور خونخوار سمجھتے ہیں۔

سوال 3: افسانے میں بھیڑیے کی کن خوبیوں کا ذکر ہے؟

جواب: افسانے میں بھیڑیے کی چالاکی، طاقت اور شکار کی مہارت کا ذکر ہے۔

سوال 4: ہر جاندار اپنی فطرت کے مطابق کیوں کام کرتا ہے؟

جواب: ہر جاندار اپنی بقا اور زندگی گزارنے کے لیے اپنی فطرت کے مطابق کام کرتا ہے۔

سوال 5: افسانے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: ہمیں فطرت اور ہر مخلوق کے ساتھ رحم دلی اور سمجھداری سے پیش آنا چاہیے۔

سبق 3 — بھیڑیا (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: بھیڑیا افسانے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

یہ افسانہ بھیڑیے کی زندگی کے ذریعے انسان اور جانور کے رشتے اور فطرت کی حقیقتوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ بھیڑیا جنگل کا طاقتور جانور ہے جسے لوگ ظالم سمجھتے ہیں، مگر افسانہ بتاتا ہے کہ ہر جاندار اپنی فطرت اور بقا کے لیے کام کرتا ہے۔ افسانے میں بھیڑیے کی چالاکی اور شکار کی عادتوں کی تصویر ہے۔ اس کا سبق یہ ہے کہ انسان کو فطرت اور ہر مخلوق کے ساتھ رحم دلی سے پیش آنا چاہیے۔

سوال 2: افسانے میں فطرت کے احترام کا کیا پیغام ہے؟

افسانہ بتاتا ہے کہ فطرت کا ہر جاندار اپنی جگہ اہم ہے۔ بھیڑیا اگر شکار کرتا ہے تو وہ اپنی بقا کے لیے کرتا ہے، ظلم کے لیے نہیں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ جانوروں کو بے وجہ نہ مارے اور فطرت کا توازن برقرار رکھے۔ جو انسان فطرت کا احترام کرتا ہے وہی دراصل زندگی کا احترام کرتا ہے۔

سبق 3 — بھیڑیا (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس افسانے کے مصنف کون ہیں؟

(الف) سر سید احمد خان (ب) فاروق سرور (ج) ابن انشا (د) غلام عباس

سوال 2: بھیڑیا کس قسم کا جانور ہے؟

(الف) پالتو جانور (ب) پرندہ (ج) گوشت خور جنگلی جانور (د) پانی کا جانور

سوال 3: فطرت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کوئی کھیل (ب) قدرتی حالت اور خصلت (ج) کوئی شہر (د) کوئی کتاب

سوال 4: بقا کا مطلب کیا ہے؟

(الف) سونا (ب) بھاگنا (ج) زندہ رہنا (د) مر جانا

سوال 5: بھیڑیا شکار کیوں کرتا ہے؟

(الف) غصے سے (ب) اپنی بقا کے لیے (ج) شہرت کے لیے (د) تفریح کے لیے

سوال 6: افسانے کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) فطرت اور مخلوق کا احترام کرو (ب) جانوروں سے ڈرو (ج) جنگل کاٹ دو (د) شکار کھیلو

سوال 7: رحم دلی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) دوسروں پر مہربانی کرنا (ب) سختی کرنا (ج) ڈرنا (د) نفرت کرنا

سوال 8: چالاکی کس کی خوبی ہے؟

(الف) بکری کی (ب) بھیڑیے کی (ج) ہاتھی کی (د) گائے کی

سوال 9: ہر مخلوق کی کیا اہمیت ہے؟

(الف) صرف انسان اہم ہے (ب) ہر مخلوق کی اپنی جگہ اور اہمیت ہے (ج) کوئی اہمیت نہیں (د) صرف طاقتور اہم ہے

سوال 10: افسانے کا انداز کیسا ہے؟

(الف) سست اور بور (ب) خشک اور بے معنی (ج) مشکل اور پیچیدہ (د) دلچسپ اور سبق آموز

جوابات کی کلید

1۔ (ب) فاروق سرور 2۔ (ج) گوشت خور جنگلی جانور 3۔ (ب) قدرتی حالت اور خصلت 4۔ (ج) زندہ رہنا 5۔ (ب) اپنی بقا کے لیے 6۔ (الف) فطرت اور مخلوق کا احترام کرو 7۔ (الف) دوسروں پر مہربانی کرنا 8۔ (ب) بھیڑیے کی 9۔ (ب) ہر مخلوق کی اپنی جگہ اور اہمیت ہے 10۔ (د) دلچسپ اور سبق آموز

سبق 4 — آرام و سکون (نثر — ڈرامہ، امتیاز علی تاج)

خلاصہ

یہ ڈرامہ ایک گھر کی زندگی کی تصویر پیش کرتا ہے جس میں آرام اور سکون کی تلاش میں لوگ ایک دوسرے سے الجھتے ہیں۔ ڈرامے کے کردار اپنی اپنی سہولت چاہتے ہیں، مگر ایک دوسرے کی ضرورت کا خیال نہیں رکھتے۔ اسی کشمکش سے مزاح پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی ایک اہم سبق بھی ملتا ہے: گھر کا سکون صرف اپنی آرام طلبی سے نہیں ملتا، بلکہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے، قربانی دینے اور برداشت کرنے سے ملتا ہے۔ ڈرامے کے مکالمے سادہ اور دلچسپ ہیں اور اس کا اختتام یہ سبق دیتا ہے کہ خاندان کی خوشی باہمی محبت اور سمجھوتے میں ہے۔

مرکزی خیال

گھر کا سکون صرف اپنی آرام طلبی سے نہیں بلکہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے، قربانی اور برداشت سے ملتا ہے؛ خاندان کی خوشی باہمی محبت میں ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

ڈرامہ — مکالموں پر مبنی کھیل یا تحریر • **مکالمہ** — دو یا زیادہ افراد کی بات چیت • **کشاکش** — الجھاؤ، اختلاف • **سمجھوتا** — ایک دوسرے کی بات مان کر معاملہ طے کرنا • **برداشت** — مشکل بات کو صبر سے سہنا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: آرام و سکون کس صنف کی تحریر ہے؟

جواب: یہ ایک ڈرامہ ہے۔

سوال 2: ڈرامے کے کردار کس بات پر الجھتے ہیں؟

جواب: کردار اپنی اپنی سہولت اور آرام کی تلاش میں ایک دوسرے سے الجھتے ہیں۔

سوال 3: گھر کا سکون کیسے ملتا ہے؟

جواب: گھر کا سکون ایک دوسرے کا خیال رکھنے، قربانی دینے اور برداشت کرنے سے ملتا ہے۔

سوال 4: ڈرامے سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: خاندان کی خوشی باہمی محبت اور سمجھوتے میں ہے۔

سوال 5: ڈرامے کے مکالمے کیسے ہیں؟

جواب: ڈرامے کے مکالمے سادہ اور دلچسپ ہیں۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: آرام و سکون ڈرامے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

یہ ڈرامہ ایک گھر کی زندگی کی تصویر پیش کرتا ہے جس میں آرام اور سکون کی تلاش میں لوگ ایک دوسرے سے الجھتے ہیں۔ ہر کردار اپنی سہولت چاہتا ہے مگر دوسرے کی ضرورت کا خیال نہیں رکھتا۔ اسی کشمکش سے مزاح پیدا ہوتا ہے اور ایک اہم سبق ملتا ہے: گھر کا سکون صرف اپنی آرام طلبی سے نہیں ملتا بلکہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے، قربانی دینے اور برداشت کرنے سے ملتا ہے۔ ڈرامے کا اختتام بتاتا ہے کہ خاندان کی خوشی باہمی محبت اور سمجھوتے میں ہے۔

سوال 2: ڈرامے میں خاندانی زندگی کے کس پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے؟

ڈرامے میں خاندانی زندگی کے اس پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ گھر میں ہر شخص کی اپنی پسند اور ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہر شخص صرف اپنی بات منوانا چاہے تو گھر میں لڑائی ہوتی ہے۔ سکون اس وقت ملتا ہے جب گھر کے افراد ایک دوسرے کی بات سنیں، تھوڑا تھوڑا سمجھوتا کریں اور برداشت سے کام لیں۔ یہی ڈرامے کا مرکزی پیغام ہے۔

سبق 4 — آرام و سکون (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس ڈرامے کے مصنف کون ہیں؟

(الف) امتیاز علی تاج (ب) غلام عباس (ج) ابن انشا (د) ڈپٹی نذیر احمد

سوال 2: ڈرامہ کسے کہتے ہیں؟

(الف) مکالموں پر مبنی کھیل (ب) لمبی نظم (ج) خط (د) تاریخی کتاب

سوال 3: مکالمہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) خاموش رہنا (ب) اکیلے بولنا (ج) دو یا زیادہ افراد کی بات چیت (د) گانا گانا

سوال 4: کردار اپنی سہولت کی تلاش میں کیا کرتے ہیں؟

(الف) ایک دوسرے سے الجھتے ہیں (ب) خاموش رہتے ہیں (ج) گھر چھوڑ دیتے ہیں (د) سو جاتے ہیں

سوال 5: گھر کا سکون کس سے ملتا ہے؟

(الف) اکیلے رہنے سے (ب) صرف آرام کرنے سے (ج) لڑنے سے (د) ایک دوسرے کا خیال رکھنے سے

سوال 6: سمجھوتا کا مطلب کیا ہے؟

(الف) لڑنا (ب) ایک دوسرے کی بات مان کر معاملہ طے کرنا (ج) بھاگ جانا (د) ضد کرنا

سوال 7: برداشت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) چھپ جانا (ب) غصہ کرنا (ج) شکایت کرنا (د) مشکل بات کو صبر سے سہنا

سوال 8: خاندان کی خوشی کس میں ہے؟

(الف) باہمی محبت اور سمجھوتے میں (ب) اکیلے پن میں (ج) دولت میں (د) لڑائی میں

سوال 9: ڈرامے کا انداز کیسا ہے؟

(الف) مزاحیہ اور سبق آموز (ب) خشک اور بور (ج) خوفناک (د) بے معنی

سوال 10: ڈرامے کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) ایک دوسرے کا خیال رکھو (ب) صرف اپنا آرام دیکھو (ج) گھر چھوڑ دو (د) کسی سے بات نہ کرو

جوابات کی کلید

1۔ (الف) امتیاز علی تاج 2۔ (الف) مکالموں پر مبنی کھیل 3۔ (ج) دو یا زیادہ افراد کی بات چیت 4۔ (الف) ایک دوسرے سے الجھتے ہیں 5۔ (د) ایک دوسرے کا خیال رکھنے سے 6۔ (ب) ایک دوسرے کی بات مان کر معاملہ طے کرنا 7۔ (د) مشکل بات کو صبر سے سہنا 8۔ (الف) باہمی محبت اور سمجھوتے میں 9۔ (الف) مزاحیہ اور سبق آموز 10۔ (الف) ایک دوسرے کا خیال رکھو

سبق 5 — کلیم اور مرزا ظاہر داریگ (نثر — خاکہ، ڈپٹی نذیر احمد)

خلاصہ

یہ سبق دو دوستوں کلیم اور مرزا ظاہر داریگ کے خاکے پر مبنی ہے۔ دونوں کی شخصیت، عادات اور بات چیت کے ذریعے مصنف نے اس زمانے کے معاشرے کی تصویر پیش کی ہے۔ کلیم ایک سادہ اور مخلص انسان ہے جبکہ مرزا ظاہر داریگ ایک باوقار اور شائستہ شخصیت کے مالک ہیں۔ دونوں کے درمیان دوستی، ادب اور باہمی احترام کی مثالیں ملتی ہیں۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ سچی دوستی اور اچھے اخلاق انسان کی زندگی کو خوبصورت بناتے ہیں، اور شائستگی و ادب ہی انسان کی اصل پہچان ہے۔

مرکزی خیال

سچی دوستی، شائستگی اور باہمی احترام انسان کی زندگی کو خوبصورت بناتے ہیں؛ اچھے اخلاق ہی انسان کی اصل پہچان ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

خاکہ — کسی شخصیت کی تحریری تصویر • **شائستہ** — باادب، مہذب • **باوقار** — عزت دار، پروقار • **مخلص** — سچا، بے غرض دوست • **باہمی احترام** — ایک دوسرے کی عزت کرنا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ سبق کن دو شخصیات پر مبنی ہے؟

جواب: یہ سبق کلیم اور مرزا ظاہر داریگ پر مبنی ہے۔

سوال 2: کلیم کیسی شخصیت کا مالک تھا؟

جواب: کلیم ایک سادہ اور مخلص انسان تھا۔

سوال 3: مرزا ظاہر داریگ کی نمایاں خوبی کیا تھی؟

جواب: مرزا ظاہر داریگ ایک باوقار اور شائستہ شخصیت کے مالک تھے۔

سوال 4: دونوں کے درمیان کیسا رشتہ تھا؟

جواب: دونوں کے درمیان دوستی، ادب اور باہمی احترام کا رشتہ تھا۔

سوال 5: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: سچی دوستی اور اچھے اخلاق انسان کی زندگی کو خوبصورت بناتے ہیں۔

سبق 5 — کلیم اور مرزا ظاہر داریگ (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: کلیم اور مرزا ظاہر داریگ سبق کا خلاصہ لکھیں۔

یہ سبق دو دوستوں کلیم اور مرزا ظاہر داریگ کے خاکے پر مبنی ہے۔ کلیم ایک سادہ اور مخلص انسان ہے جبکہ مرزا ظاہر داریگ باوقار اور شائستہ شخصیت کے مالک ہیں۔ دونوں کی بات چیت اور رویے سے اس زمانے کے معاشرے کی تصویر سامنے آتی ہے۔ دونوں کے درمیان دوستی، ادب اور باہمی احترام کی مثالیں ملتی ہیں۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ سچی دوستی اور اچھے اخلاق انسان کی زندگی کو خوبصورت بناتے ہیں۔

سوال 2: خاکہ نگاری کی اہمیت واضح کریں۔

خاکہ نگاری میں کسی شخصیت کی خوبیوں اور خامیوں کو دلچسپ انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس سبق میں کلیم اور مرزا ظاہر داریگ کے خاکے کے ذریعے دوستی اور شائستگی کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ اچھا خاکہ قاری کو شخصیت کے قریب لے جاتا ہے اور اس کی زندگی سے سبق سیکھنے میں مدد کرتا ہے۔

سبق 5 — کلیم اور مرزا ظاہر داریگ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس سبق کے مصنف کون ہیں؟

(الف) سر سید احمد خان (ب) ڈپٹی نذیر احمد (ج) غلام عباس (د) مولوی عبد الحق

سوال 2: خاکہ کسے کہتے ہیں؟

(الف) کوئی خط (ب) کسی شخصیت کی تحریری تصویر (ج) کوئی نظم (د) کوئی نقشہ

سوال 3: کلیم کیسی شخصیت تھا؟

(الف) سادہ اور مخلص (ب) مغرور اور سخت (ج) لالچی (د) بے پروا

سوال 4: مرزا ظاہر داریگ کیسی شخصیت تھے؟

(الف) سست (ب) بدتمیز (ج) باوقار اور شائستہ (د) غصے والے

سوال 5: شائستہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) سخت (ب) باادب اور مہذب (ج) لاپروا (د) بدتمیز

سوال 6: دونوں دوستوں کے درمیان کیا تھا؟

(الف) دشمنی (ب) لڑائی (ج) دوستی اور باہمی احترام (د) نفرت

سوال 7: مخلص کا مطلب کیا ہے؟

(الف) دکھاوے والا (ب) جھوٹا (ج) خودغرض (د) سچا اور بے غرض

سوال 8: انسان کی اصل پہچان کیا ہے؟

(الف) اس کی شہرت (ب) اس کا گھر (ج) اس کے اچھے اخلاق (د) اس کی دولت

سوال 9: باہمی احترام سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

(الف) نفرت پیدا ہوتی ہے (ب) لڑائی بڑھتی ہے (ج) دوری آتی ہے (د) دوستی مضبوط ہوتی ہے

سوال 10: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) سچی دوستی اور اچھے اخلاق اپناؤ (ب) کسی پر بھروسا نہ کرو (ج) دوستوں سے دور رہو (د) اکیلے رہو

جوابات کی کلید

1۔ (ب) ڈپٹی نذیر احمد 2۔ (ب) کسی شخصیت کی تحریری تصویر 3۔ (الف) سادہ اور مخلص 4۔ (ج) باوقار اور شائستہ 5۔ (ب) باادب اور مہذب 6۔ (ج) دوستی اور باہمی احترام 7۔ (د) سچا اور بے غرض 8۔ (ج) اس کے اچھے اخلاق 9۔ (د) دوستی مضبوط ہوتی ہے 10۔ (الف) سچی دوستی اور اچھے اخلاق اپناؤ

سبق 6 — نام دیو مالی (نثر — مولوی عبد الحق)

خلاصہ

نام دیو مالی ایک باغبان تھا جس کی محنت اور ایمانداری اس سبق کا مرکزی موضوع ہے۔ وہ اپنے باغ کی دیکھ بھال دل لگا کر کرتا تھا اور اس کے پھولوں اور پھلوں سے سب خوش ہوتے تھے۔ نام دیو مالی کی زندگی سادہ تھی مگر اس کا کردار بڑا تھا؛ وہ اپنے کام میں دیانت دار تھا اور کبھی کسی سے بے ایمانی نہیں کرتا تھا۔ سبق بتاتا ہے کہ محنت کرنے والا چاہے کتنا ہی معمولی کام کرتا ہو، اس کی عزت اس کی محنت اور ایمانداری سے ہوتی ہے۔ نام دیو مالی کی کہانی محنت، سچائی اور قناعت کا سبق دیتی ہے۔

مرکزی خیال

محنت اور ایمانداری ہی انسان کی اصل عزت ہے؛ معمولی کام کرنے والا بھی اپنے کردار سے بڑا بن سکتا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

مالی — باغ کی دیکھ بھال کرنے والا • **دیانت داری** — ایمانداری، سچائی سے کام کرنا • **قناعت** — جو ملے اس پر راضی رہنا • **محنت** — مشقت، کام کاج • **کردار** — انسان کی شخصیت اور اخلاق

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: نام دیو مالی کون تھا؟

جواب: نام دیو مالی ایک باغبان تھا جو اپنے باغ کی دیکھ بھال دل لگا کر کرتا تھا۔

سوال 2: نام دیو مالی کی نمایاں خوبی کیا تھی؟

جواب: وہ محنتی اور ایماندار تھا اور اپنے کام میں دیانت داری سے کام لیتا تھا۔

سوال 3: سبق میں محنت کی کیا اہمیت بتائی گئی ہے؟

جواب: محنت کرنے والا چاہے معمولی کام کرتا ہو، اس کی عزت اس کی محنت اور ایمانداری سے ہوتی ہے۔

سوال 4: قناعت کا مطلب کیا ہے؟

جواب: قناعت کا مطلب ہے جو کچھ ملے اس پر راضی رہنا اور لالچ نہ کرنا۔

سوال 5: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: محنت، سچائی اور قناعت ہی انسان کی اصل دولت اور عزت ہیں۔

سبق 6 — نام دیو مالی (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: نام دیو مالی سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

نام دیو مالی ایک باغبان تھا جس کی محنت اور ایمانداری اس سبق کا مرکزی موضوع ہے۔ وہ اپنے باغ کی دیکھ بھال دل لگا کر کرتا تھا اور اس کے پھولوں اور پھلوں سے سب خوش ہوتے تھے۔ اس کی زندگی سادہ تھی مگر کردار بڑا تھا؛ وہ اپنے کام میں دیانت دار تھا اور کبھی بے ایمانی نہیں کرتا تھا۔ سبق بتاتا ہے کہ محنت کرنے والا چاہے معمولی کام کرتا ہو، اس کی عزت اس کی محنت اور ایمانداری سے ہوتی ہے۔ نام دیو مالی کی کہانی محنت، سچائی اور قناعت کا سبق دیتی ہے۔

سوال 2: محنت کی عظمت پر روشنی ڈالیں۔

محنت انسان کی عزت کی بنیاد ہے۔ جو شخص محنت کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور معاشرے میں عزت پاتا ہے۔ نام دیو مالی معمولی باغبان تھا مگر اس کی محنت اور ایمانداری نے اسے بڑا بنا دیا۔ محنت سے نہ صرف روزی ملتی ہے بلکہ انسان کا کردار بھی مضبوط ہوتا ہے۔ جو قومیں محنت کرتی ہیں وہ ترقی کرتی ہیں۔

سبق 6 — نام دیو مالی (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس سبق کے مصنف کون ہیں؟

(الف) غلام عباس (ب) ڈپٹی نذیر احمد (ج) مولوی عبد الحق (د) سر سید احمد خان

سوال 2: نام دیو مالی کیا کام کرتا تھا؟

(الف) باغبانی (ب) تدریس (ج) تجارت (د) وکالت

سوال 3: مالی کسے کہتے ہیں؟

(الف) کسان (ب) دکان دار (ج) باغ کی دیکھ بھال کرنے والا (د) مزدور

سوال 4: نام دیو مالی کی نمایاں خوبی کیا تھی؟

(الف) سستی (ب) محنت اور ایمانداری (ج) لالچ (د) غرور

سوال 5: دیانت داری کا مطلب کیا ہے؟

(الف) ایمانداری سے کام کرنا (ب) دھوکا دینا (ج) جھوٹ بولنا (د) چوری کرنا

سوال 6: قناعت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) شکایت کرنا (ب) جو ملے اس پر راضی رہنا (ج) لالچ کرنا (د) زیادہ مانگنا

سوال 7: انسان کی اصل عزت کس سے ہے؟

(الف) محنت اور ایمانداری سے (ب) شہرت سے (ج) طاقت سے (د) دولت سے

سوال 8: معمولی کام کرنے والا کیسے بڑا بن سکتا ہے؟

(الف) اپنے کردار سے (ب) طاقت سے (ج) شہرت سے (د) دولت سے

سوال 9: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) محنت، سچائی اور قناعت اپناؤ (ب) آرام کرو (ج) سستی کرو (د) لالچ کرو

سوال 10: کردار کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کوئی جگہ (ب) کوئی کتاب (ج) کوئی کھیل (د) انسان کی شخصیت اور اخلاق

جوابات کی کلید

1۔ (ج) مولوی عبد الحق 2۔ (الف) باغبانی 3۔ (ج) باغ کی دیکھ بھال کرنے والا 4۔ (ب) محنت اور ایمانداری 5۔ (الف) ایمانداری سے کام کرنا 6۔ (ب) جو ملے اس پر راضی رہنا 7۔ (الف) محنت اور ایمانداری سے 8۔ (الف) اپنے کردار سے 9۔ (الف) محنت، سچائی اور قناعت اپناؤ 10۔ (د) انسان کی شخصیت اور اخلاق

سبق 7 — ابتدائی حساب (نثر — مضمون، ابن انشا)

خلاصہ

یہ مضمون حساب اور گنتی کی اہمیت پر لکھا گیا ہے۔ مصنف بتاتا ہے کہ حساب صرف اسکول کا مضمون نہیں بلکہ زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ روزمرہ زندگی میں خریداری، لین دین، وقت کی پابندی اور منصوبہ بندی سب حساب سے جڑے ہیں۔ جو شخص حساب جانتا ہے وہ اپنے معاملات میں درست فیصلے کرتا ہے اور دھوکا نہیں کھاتا۔ مضمون کا انداز مزاحیہ اور دلچسپ ہے؛ مصنف نے سادہ مثالوں سے بتایا ہے کہ ابتدائی حساب سیکھنا ہر بچے کے لیے کتنا ضروری ہے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ علمِ حساب زندگی کے ہر شعبے میں کام آتا ہے۔

مرکزی خیال

حساب صرف اسکول کا مضمون نہیں بلکہ زندگی کا لازمی حصہ ہے؛ جو حساب جانتا ہے وہ اپنے معاملات میں درست فیصلے کرتا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

ابتدائی حساب — گنتی اور بنیادی ریاضی • **لین دین** — خرید و فروخت اور مالی معاملات • **منصوبہ بندی** — کام کی ترتیب اور تیاری • **مزاحیہ** — ہنسانے والا، دلچسپ انداز • **معاملات** — روزمرہ کے کام اور لین دین

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: ابتدائی حساب سے کیا مراد ہے؟

جواب: گنتی اور بنیادی ریاضی کو ابتدائی حساب کہتے ہیں۔

سوال 2: حساب زندگی میں کیوں ضروری ہے؟

جواب: خریداری، لین دین، وقت کی پابندی اور منصوبہ بندی سب حساب سے جڑے ہیں۔

سوال 3: جو شخص حساب جانتا ہے اسے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: وہ اپنے معاملات میں درست فیصلے کرتا ہے اور دھوکا نہیں کھاتا۔

سوال 4: مضمون کا انداز کیسا ہے؟

جواب: مضمون کا انداز مزاحیہ اور دلچسپ ہے۔

سوال 5: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: علمِ حساب زندگی کے ہر شعبے میں کام آتا ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: ابتدائی حساب مضمون کا خلاصہ لکھیں۔

یہ مضمون حساب اور گنتی کی اہمیت پر لکھا گیا ہے۔ مصنف بتاتا ہے کہ حساب صرف اسکول کا مضمون نہیں بلکہ زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ روزمرہ زندگی میں خریداری، لین دین، وقت کی پابندی اور منصوبہ بندی سب حساب سے جڑے ہیں۔ جو شخص حساب جانتا ہے وہ اپنے معاملات میں درست فیصلے کرتا ہے اور دھوکا نہیں کھاتا۔ مضمون کا انداز مزاحیہ اور دلچسپ ہے اور اس کا پیغام یہ ہے کہ علمِ حساب زندگی کے ہر شعبے میں کام آتا ہے۔

سوال 2: روزمرہ زندگی میں حساب کی اہمیت واضح کریں۔

روزمرہ زندگی میں حساب ہر قدم پر کام آتا ہے۔ بازار میں خریداری کرتے وقت قیمت اور بقایا گننا، گھر کا بجٹ بنانا، وقت پر پہنچنا اور کسی کام کی منصوبہ بندی کرنا سب حساب سے ہوتا ہے۔ جو شخص حساب نہیں جانتا وہ لین دین میں نقصان اٹھاتا ہے۔ اس لیے ابتدائی حساب سیکھنا ہر بچے کے لیے ضروری ہے۔

سبق 7 — ابتدائی حساب (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس مضمون کے مصنف کون ہیں؟

(الف) سر سید احمد خان (ب) رضا علی عابدی (ج) ابن انشا (د) غلام عباس

سوال 2: ابتدائی حساب کا مطلب کیا ہے؟

(الف) گنتی اور بنیادی ریاضی (ب) کوئی نظم (ج) کوئی کھیل (د) کوئی کہانی

سوال 3: حساب زندگی کے کس حصے میں کام آتا ہے؟

(الف) صرف اسکول میں (ب) روزمرہ کے ہر کام میں (ج) کہیں نہیں (د) صرف کھیل میں

سوال 4: لین دین کا مطلب کیا ہے؟

(الف) بات چیت (ب) خرید و فروخت اور مالی معاملات (ج) کھیل (د) سفر

سوال 5: منصوبہ بندی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) جلد بازی (ب) سستی (ج) کام کی ترتیب اور تیاری (د) بے ترتیبی

سوال 6: جو حساب جانتا ہے وہ کیا کرتا ہے؟

(الف) درست فیصلے کرتا ہے (ب) نقصان اٹھاتا ہے (ج) دھوکا کھاتا ہے (د) غلطیاں کرتا ہے

سوال 7: مضمون کا انداز کیسا ہے؟

(الف) مشکل (ب) خوفناک (ج) مزاحیہ اور دلچسپ (د) خشک اور بور

سوال 8: وقت کی پابندی کا حساب سے کیا تعلق ہے؟

(الف) کوئی تعلق نہیں (ب) وقت ضائع ہوتا ہے (ج) وقت گننا حساب ہی ہے (د) وقت رک جاتا ہے

سوال 9: علمِ حساب کیوں ضروری ہے؟

(الف) صرف استاد کے لیے (ب) صرف امتحان کے لیے (ج) زندگی کے ہر شعبے میں کام آتا ہے (د) کوئی فائدہ نہیں

سوال 10: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) معاملات سے بچو (ب) گنتی بھول جاؤ (ج) حساب سے دور رہو (د) حساب سیکھو اور زندگی میں استعمال کرو

جوابات کی کلید

1۔ (ج) ابن انشا 2۔ (الف) گنتی اور بنیادی ریاضی 3۔ (ب) روزمرہ کے ہر کام میں 4۔ (ب) خرید و فروخت اور مالی معاملات 5۔ (ج) کام کی ترتیب اور تیاری 6۔ (الف) درست فیصلے کرتا ہے 7۔ (ج) مزاحیہ اور دلچسپ 8۔ (ج) وقت گننا حساب ہی ہے 9۔ (ج) زندگی کے ہر شعبے میں کام آتا ہے 10۔ (د) حساب سیکھو اور زندگی میں استعمال کرو

سبق 8 — لڑی میں پروئے ہوئے مناظر (نثر — سفرنامہ، رضا علی عابدی)

خلاصہ

یہ سبق ایک سفرنامے کی صورت میں ہے جس میں مصنف نے سفر کے دوران دیکھے گئے مناظر کو لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح پیش کیا ہے۔ سفر میں پہاڑ، دریا، کھیت، گاؤں اور شہر کے مناظر آتے ہیں اور ہر منظر کی اپنی خوبصورتی ہے۔ مصنف نے فطرت کی خوبصورتی، لوگوں کی زندگی اور مختلف علاقوں کی ثقافت کو دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ سبق بتاتا ہے کہ سفر انسان کو علم دیتا ہے، اس کی سوچ کو وسعت دیتا ہے اور اسے نئے لوگوں اور نئی جگہوں سے روشناس کراتا ہے۔ سفرنامے کا پیغام یہ ہے کہ دنیا کو دیکھنا اور سمجھنا بھی ایک بڑا علم ہے۔

مرکزی خیال

سفر انسان کو علم دیتا ہے اور اس کی سوچ کو وسعت دیتا ہے؛ دنیا کے مناظر اور لوگوں کو دیکھنا بھی ایک بڑا علم ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

سفرنامہ — سفر کی روداد اور مشاہدات کی تحریر • **منظر** — دیکھنے کی چیز، قدرتی یا شہری نظارہ • **لڑی** — مالا، تسلسل • **مشاہدہ** — غور سے دیکھنا اور سمجھنا • **ثقافت** — کسی قوم کے رہن سہن اور روایات

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ سبق کس صنف کی تحریر ہے؟

جواب: یہ ایک سفرنامہ ہے۔

سوال 2: مصنف نے مناظر کو کس سے تشبیہ دی ہے؟

جواب: مصنف نے مناظر کو لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں سے تشبیہ دی ہے۔

سوال 3: سفر میں کون سے مناظر آتے ہیں؟

جواب: سفر میں پہاڑ، دریا، کھیت، گاؤں اور شہر کے مناظر آتے ہیں۔

سوال 4: سفر سے انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: سفر انسان کو علم دیتا ہے اور اس کی سوچ کو وسعت دیتا ہے۔

سوال 5: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: دنیا کو دیکھنا اور سمجھنا بھی ایک بڑا علم ہے۔

سبق 8 — لڑی میں پروئے ہوئے مناظر (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: لڑی میں پروئے ہوئے مناظر سبق کا خلاصہ لکھیں۔

یہ سبق ایک سفرنامے کی صورت میں ہے جس میں مصنف نے سفر کے دوران دیکھے گئے مناظر کو لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح پیش کیا ہے۔ سفر میں پہاڑ، دریا، کھیت، گاؤں اور شہر کے مناظر آتے ہیں اور ہر منظر کی اپنی خوبصورتی ہے۔ مصنف نے فطرت کی خوبصورتی، لوگوں کی زندگی اور مختلف علاقوں کی ثقافت کو دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ سفر انسان کو علم دیتا ہے اور دنیا کو دیکھنا بھی ایک بڑا علم ہے۔

سوال 2: سفر کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

سفر انسان کے علم میں اضافہ کرتا ہے۔ کتابوں سے ہم دنیا کے بارے میں پڑھتے ہیں مگر سفر سے ہم دنیا کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ سفر میں نئے لوگ ملتے ہیں، نئی ثقافتیں سامنے آتی ہیں اور انسان کی سوچ وسیع ہوتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ سفر بھی ایک استاد ہے۔

سبق 8 — لڑی میں پروئے ہوئے مناظر (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس سبق کے مصنف کون ہیں؟

(الف) ابن انشا (ب) فاروق سرور (ج) رضا علی عابدی (د) غلام عباس

سوال 2: سفرنامہ کسے کہتے ہیں؟

(الف) کوئی ڈرامہ (ب) کوئی نظم (ج) کوئی خط (د) سفر کی روداد

سوال 3: مناظر کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

(الف) پھولوں سے (ب) ستاروں سے (ج) لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں سے (د) بادلوں سے

سوال 4: لڑی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کوئی پہاڑ (ب) مالا، تسلسل (ج) کوئی شہر (د) کوئی دریا

سوال 5: سفر میں کون سے مناظر دیکھے گئے؟

(الف) صرف گھر (ب) صرف اسکول (ج) پہاڑ، دریا، کھیت، گاؤں اور شہر (د) صرف بازار

سوال 6: مشاہدہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) غور سے دیکھنا اور سمجھنا (ب) بے دھیانی سے دیکھنا (ج) بھاگ جانا (د) سو جانا

سوال 7: ثقافت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) رہن سہن اور روایات (ب) کوئی جگہ (ج) کوئی کھیل (د) کوئی کتاب

سوال 8: سفر سے سوچ پر کیا اثر پڑتا ہے؟

(الف) سوچ وسیع ہوتی ہے (ب) سوچ رک جاتی ہے (ج) سوچ ختم ہوتی ہے (د) سوچ تنگ ہوتی ہے

سوال 9: فطرت کی خوبصورتی کہاں نظر آتی ہے؟

(الف) صرف گھروں میں (ب) صرف شہروں میں (ج) پہاڑوں، دریاؤں اور کھیتوں میں (د) کہیں نہیں

سوال 10: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) سفر سے علم حاصل کرو (ب) گھر میں رہو (ج) کبھی باہر نہ نکلو (د) سفر سے ڈرو

جوابات کی کلید

1۔ (ج) رضا علی عابدی 2۔ (د) سفر کی روداد 3۔ (ج) لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں سے 4۔ (ب) مالا، تسلسل 5۔ (ج) پہاڑ، دریا، کھیت، گاؤں اور شہر 6۔ (الف) غور سے دیکھنا اور سمجھنا 7۔ (الف) رہن سہن اور روایات 8۔ (الف) سوچ وسیع ہوتی ہے 9۔ (ج) پہاڑوں، دریاؤں اور کھیتوں میں 10۔ (الف) سفر سے علم حاصل کرو

سبق 9 — اپنی مدد آپ (نثر — مضمون، سر سید احمد خان)

خلاصہ

یہ مضمون خود انحصاری کی اہمیت پر ہے۔ سر سید احمد خان بتاتے ہیں کہ جو قوم یا جو شخص اپنی مدد آپ کرتا ہے وہی ترقی کرتا ہے۔ دوسروں پر انحصار کرنے والا ہمیشہ پیچھے رہتا ہے۔ مضمون میں محنت، خود اعتمادی اور اپنی طاقت پر بھروسے کی تعلیم دی گئی ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ انسان کو اپنی مشکلات خود حل کرنی چاہییں اور ہر کام میں اپنی محنت پر بھروسا کرنا چاہیے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ خود انحصاری ہی کامیابی کی کنجی ہے اور جو شخص اپنی مدد آپ کرتا ہے اللہ بھی اس کی مدد کرتا ہے۔

مرکزی خیال

خود انحصاری ہی کامیابی کی کنجی ہے؛ جو شخص اپنی مدد آپ کرتا ہے وہی ترقی کرتا ہے اور اللہ بھی اس کی مدد کرتا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

خود انحصاری — اپنی مدد آپ کرنا، دوسروں پر انحصار نہ کرنا • **خود اعتمادی** — اپنی طاقت اور صلاحیت پر بھروسا • **انحصار** — دوسروں پر بھروسا کرنا • **کامیابی کی کنجی** — کامیابی کا راز یا چابی • **محنت** — مشقت، کام کاج

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: اپنی مدد آپ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اپنی مشکلات خود حل کرنا اور دوسروں پر انحصار نہ کرنا۔

سوال 2: اس مضمون کے مصنف کون ہیں؟

جواب: اس مضمون کے مصنف سر سید احمد خان ہیں۔

سوال 3: جو شخص دوسروں پر انحصار کرتا ہے اس کا کیا حال ہوتا ہے؟

جواب: دوسروں پر انحصار کرنے والا ہمیشہ پیچھے رہتا ہے۔

سوال 4: خود اعتمادی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنی طاقت اور صلاحیت پر بھروسا کرنے کو خود اعتمادی کہتے ہیں۔

سوال 5: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: خود انحصاری ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

سبق 9 — اپنی مدد آپ (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: اپنی مدد آپ مضمون کا خلاصہ لکھیں۔

یہ مضمون خود انحصاری کی اہمیت پر ہے۔ سر سید احمد خان بتاتے ہیں کہ جو قوم یا جو شخص اپنی مدد آپ کرتا ہے وہی ترقی کرتا ہے۔ دوسروں پر انحصار کرنے والا ہمیشہ پیچھے رہتا ہے۔ مضمون میں محنت، خود اعتمادی اور اپنی طاقت پر بھروسے کی تعلیم دی گئی ہے۔ انسان کو اپنی مشکلات خود حل کرنی چاہییں۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ خود انحصاری ہی کامیابی کی کنجی ہے اور جو شخص اپنی مدد آپ کرتا ہے اللہ بھی اس کی مدد کرتا ہے۔

سوال 2: خود انحصاری کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

خود انحصاری انسان کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ جو طالب علم اپنی محنت سے پڑھتا ہے وہ امتحان میں کامیاب ہوتا ہے۔ جو قوم اپنی صنعت اور تجارت خود سنبھالتی ہے وہ ترقی کرتی ہے۔ دوسروں کی مدد کا انتظار کرنے والا وقت ضائع کرتا ہے۔ اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی صلاحیتوں پر بھروسا کرے، محنت کرے اور اپنی مشکلات خود حل کرے۔ یہی کامیاب زندگی کا راز ہے۔

سبق 9 — اپنی مدد آپ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس مضمون کے مصنف کون ہیں؟

(الف) ڈپٹی نذیر احمد (ب) سر سید احمد خان (ج) ابن انشا (د) مولوی عبد الحق

سوال 2: اپنی مدد آپ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) اپنی مشکلات خود حل کرنا (ب) آرام کرنا (ج) بھیک مانگنا (د) دوسروں پر انحصار کرنا

سوال 3: خود انحصاری کا مطلب کیا ہے؟

(الف) دوسروں پر انحصار نہ کرنا (ب) ڈرنا (ج) دوسروں سے مدد مانگنا (د) سستی کرنا

سوال 4: خود اعتمادی کسے کہتے ہیں؟

(الف) خوف (ب) اپنی طاقت پر بھروسا (ج) دوسروں پر بھروسا (د) لالچ

سوال 5: ترقی کون کرتا ہے؟

(الف) جو اپنی مدد آپ کرتا ہے (ب) جو دوسروں پر انحصار کرتا ہے (ج) جو آرام کرتا ہے (د) جو سست ہے

سوال 6: انحصار کا مطلب کیا ہے؟

(الف) محنت کرنا (ب) آگے بڑھنا (ج) دوسروں پر بھروسا کرنا (د) خود کام کرنا

سوال 7: کامیابی کی کنجی کیا ہے؟

(الف) ڈر (ب) لالچ (ج) سستی (د) خود انحصاری

سوال 8: محنت کا کیا فائدہ ہے؟

(الف) انسان کمزور ہوتا ہے (ب) انسان پیچھے رہتا ہے (ج) انسان سست ہوتا ہے (د) انسان خوددار بنتا ہے

سوال 9: جو اپنی مدد آپ کرتا ہے اللہ اس کے ساتھ کیا کرتا ہے؟

(الف) اس کی مدد کرتا ہے (ب) اسے چھوڑ دیتا ہے (ج) اسے سزا دیتا ہے (د) اسے بھول جاتا ہے

سوال 10: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) سستی کرو (ب) آرام کرو (ج) دوسروں کا انتظار کرو (د) اپنی مدد آپ کرو

جوابات کی کلید

1۔ (ب) سر سید احمد خان 2۔ (الف) اپنی مشکلات خود حل کرنا 3۔ (الف) دوسروں پر انحصار نہ کرنا 4۔ (ب) اپنی طاقت پر بھروسا 5۔ (الف) جو اپنی مدد آپ کرتا ہے 6۔ (ج) دوسروں پر بھروسا کرنا 7۔ (د) خود انحصاری 8۔ (د) انسان خوددار بنتا ہے 9۔ (الف) اس کی مدد کرتا ہے 10۔ (د) اپنی مدد آپ کرو

سبق 10 — حمد (نظم — مظفر وارثی)

خلاصہ

حمد وہ نظم ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا بیان کی جاتی ہے۔ اس نظم میں شاعر نے اللہ کی عظمت، اس کی قدرت اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا ہے۔ کائنات کی ہر چیز، جیسے سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا اور پھول، اللہ کی قدرت کی نشانی ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کو اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہیے اور ہر حال میں اس کا شکر گزار رہنا چاہیے۔ نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اللہ ہی خالق و مالک ہے اور اس کی حمد وثنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

مرکزی خیال

اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک ہے؛ کائنات کی ہر چیز اس کی قدرت کی نشانی ہے اور اس کی حمد وثنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

حمد — اللہ کی تعریف وثنا کی نظم • **ثنا** — تعریف • **قدرت** — اللہ کی طاقت اور اختیار • **نعمت** — اللہ کی عطا کردہ بھلائی • **شکر** — نعمت پر اللہ کا شکریہ ادا کرنا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: حمد کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ نظم جس میں اللہ کی تعریف وثنا بیان کی جائے اسے حمد کہتے ہیں۔

سوال 2: اس نظم کے شاعر کون ہیں؟

جواب: اس نظم کے شاعر مظفر وارثی ہیں۔

سوال 3: نظم میں اللہ کی کن نعمتوں کا ذکر ہے؟

جواب: نظم میں سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا اور پھول جیسی نعمتوں کا ذکر ہے۔

سوال 4: کائنات کی چیزیں کس کی نشانی ہیں؟

جواب: کائنات کی ہر چیز اللہ کی قدرت کی نشانی ہے۔

سوال 5: نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: اللہ ہی خالق و مالک ہے اور اس کی حمد وثنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

سبق 10 — حمد (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: حمد نظم کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

حمد وہ نظم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا بیان کی جاتی ہے۔ اس نظم میں شاعر نے اللہ کی عظمت، اس کی قدرت اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا ہے۔ کائنات کی ہر چیز، جیسے سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا اور پھول، اللہ کی قدرت کی نشانی ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کو اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہیے۔ نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اللہ ہی خالق و مالک ہے اور اس کی حمد وثنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

سوال 2: حمد کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

حمد اللہ کی تعریف کا بہترین ذریعہ ہے۔ جب انسان اللہ کی نعمتوں کو دیکھتا ہے تو اس کا دل شکر سے بھر جاتا ہے۔ حمد پڑھنے سے انسان کو اللہ کی عظمت کا احساس ہوتا ہے اور اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ کی حمد وثنا کرے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے۔

سبق 10 — حمد (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس نظم کے شاعر کون ہیں؟

(الف) علامہ اقبال (ب) مولانا ظفر علی خان (ج) الطاف حسین حالی (د) مظفر وارثی

سوال 2: حمد کسے کہتے ہیں؟

(الف) کسی شہر کی نظم (ب) اللہ کی تعریف کی نظم (ج) کسی بادشاہ کی نظم (د) نبی کی تعریف کی نظم

سوال 3: نظم میں کس کی عظمت بیان کی گئی ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ کی (ب) انسان کی (ج) فطرت کی (د) بادشاہ کی

سوال 4: ثنا کا مطلب کیا ہے؟

(الف) شکایت (ب) تعریف (ج) خاموشی (د) تنقید

سوال 5: کائنات کی چیزیں کس کی نشانی ہیں؟

(الف) اللہ کی قدرت کی (ب) انسان کی طاقت کی (ج) شہرت کی (د) دولت کی

سوال 6: نعمت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) اللہ کی عطا کردہ بھلائی (ب) کوئی بیماری (ج) کوئی سزا (د) کوئی تکلیف

سوال 7: شکر کا مطلب کیا ہے؟

(الف) ناراض ہونا (ب) شکایت کرنا (ج) بھول جانا (د) نعمت پر اللہ کا شکریہ ادا کرنا

سوال 8: قدرت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) شہرت (ب) دولت (ج) انسان کی طاقت (د) اللہ کی طاقت اور اختیار

سوال 9: حمد پڑھنے سے ایمان پر کیا اثر پڑتا ہے؟

(الف) کوئی اثر نہیں (ب) ایمان ختم ہوتا ہے (ج) ایمان کمزور ہوتا ہے (د) ایمان مضبوط ہوتا ہے

سوال 10: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) اللہ کی حمد و ثنا کرو (ب) دنیا کی تعریف کرو (ج) طاقت کی تعریف کرو (د) دولت کی تعریف کرو

جوابات کی کلید

1۔ (د) مظفر وارثی 2۔ (ب) اللہ کی تعریف کی نظم 3۔ (الف) اللہ تعالیٰ کی 4۔ (ب) تعریف 5۔ (الف) اللہ کی قدرت کی 6۔ (الف) اللہ کی عطا کردہ بھلائی 7۔ (د) نعمت پر اللہ کا شکریہ ادا کرنا 8۔ (د) اللہ کی طاقت اور اختیار 9۔ (د) ایمان مضبوط ہوتا ہے 10۔ (الف) اللہ کی حمد و ثنا کرو

سبق 11 — نعت (نظم — مولانا ظفر علی خان)

خلاصہ

نعت وہ نظم ہوتی ہے جس میں رسول اکرم ﷺ کی تعریف و ثنا بیان کی جاتی ہے۔ اس نظم میں شاعر نے آپ ﷺ کی سیرت، آپ ﷺ کے حسنِ اخلاق، آپ ﷺ کی رحمت اور آپ ﷺ کی عظمت کا ذکر کیا ہے۔ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے اور آپ ﷺ کی زندگی ہر مسلمان کے لیے نمونہ ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ سے محبت ایمان کا حصہ ہے اور آپ ﷺ کی پیروی ہی دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔ نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

مرکزی خیال

رسول اکرم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں؛ آپ ﷺ سے محبت ایمان کا حصہ ہے اور آپ ﷺ کی سیرت پر عمل ہی کامیابی ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

نعت — رسول اکرم ﷺ کی تعریف کی نظم • **سیرت** — نبی کی زندگی اور اخلاق • **رحمت** — مہربانی، شفقت • **عظمت** — بڑائی، شان • **پیروی** — کسی کے نقشِ قدم پر چلنا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: نعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ نظم جس میں رسول اکرم ﷺ کی تعریف بیان کی جائے اسے نعت کہتے ہیں۔

سوال 2: اس نظم کے شاعر کون ہیں؟

جواب: اس نظم کے شاعر مولانا ظفر علی خان ہیں۔

سوال 3: نظم میں آپ ﷺ کی کن خوبیوں کا ذکر ہے؟

جواب: نظم میں آپ ﷺ کی سیرت، حسنِ اخلاق، رحمت اور عظمت کا ذکر ہے۔

سوال 4: رسول اکرم ﷺ کس کے لیے رحمت بن کر آئے؟

جواب: آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے۔

سوال 5: نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ سے محبت ایمان کا حصہ ہے اور آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

سبق 11 — نعت (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: نعت نظم کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

نعت وہ نظم ہے جس میں رسول اکرم ﷺ کی تعریف و ثنا بیان کی جاتی ہے۔ اس نظم میں شاعر نے آپ ﷺ کی سیرت، آپ ﷺ کے حسن اخلاق، آپ ﷺ کی رحمت اور آپ ﷺ کی عظمت کا ذکر کیا ہے۔ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے اور آپ ﷺ کی زندگی ہر مسلمان کے لیے نمونہ ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ سے محبت ایمان کا حصہ ہے اور آپ ﷺ کی پیروی ہی دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

سوال 2: نعت کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

نعت رسول اکرم ﷺ سے محبت کا اظہار ہے۔ جب انسان نعت پڑھتا ہے تو اس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت بڑھتی ہے اور اسے آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ نعت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ آپ ﷺ سے محبت کرے اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرے۔

سبق 11 – نعت (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس نظم کے شاعر کون ہیں؟

(الف) علامہ اقبال (ب) مظفر وارثی (ج) مولانا ظفر علی خان (د) الطاف حسین حالی

سوال 2: نعت کسے کہتے ہیں؟

(الف) اللہ کی تعریف کی نظم (ب) کسی شہر کی نظم (ج) کسی بادشاہ کی نظم (د) رسول اکرم ﷺ کی تعریف کی نظم

سوال 3: سیرت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کوئی خط (ب) کوئی ڈرامہ (ج) کوئی کہانی (د) نبی کی زندگی اور اخلاق

سوال 4: رحمت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) نفرت (ب) سختی (ج) غصہ (د) مہربانی اور شفقت

سوال 5: رسول اکرم ﷺ کس کے لیے رحمت ہیں؟

(الف) تمام جہانوں کے لیے (ب) صرف ایک خاندان کے لیے (ج) صرف ایک شہر کے لیے (د) صرف ایک قوم کے لیے

سوال 6: آپ ﷺ سے محبت کیا ہے؟

(الف) ایمان کا حصہ (ب) عادت (ج) کوئی معمولی بات (د) دکھاوا

سوال 7: پیروی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) چھپ جانا (ب) پیچھے رہنا (ج) بھاگ جانا (د) نقشِ قدم پر چلنا

سوال 8: عظمت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کمزوری (ب) چھوٹائی (ج) بڑائی اور شان (د) غربت

سوال 9: آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے کیا ہے؟

(الف) کوئی کھیل (ب) کوئی خواب (ج) کوئی کہانی (د) بہترین نمونہ

سوال 10: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) دولت سے محبت کرو (ب) شہرت سے محبت کرو (ج) آپ ﷺ سے محبت کرو اور سیرت پر عمل کرو (د) دنیا سے محبت کرو

جوابات کی کلید

1۔ (ج) مولانا ظفر علی خان 2۔ (د) رسول اکرم ﷺ کی تعریف کی نظم 3۔ (د) نبی کی زندگی اور اخلاق 4۔ (د) مہربانی اور شفقت 5۔ (الف) تمام جہانوں کے لیے 6۔ (الف) ایمان کا حصہ 7۔ (د) نقشِ قدم پر چلنا 8۔ (ج) بڑائی اور شان 9۔ (د) بہترین نمونہ 10۔ (ج) آپ ﷺ سے محبت کرو اور سیرت پر عمل کرو

سبق 12 — جاوید کے نام (نظم — علامہ اقبال)

خلاصہ

یہ نظم علامہ اقبال نے اپنے بیٹے جاوید کے نام لکھی ہے۔ اس میں اقبال اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ علم حاصل کرے، خودی کو مضبوط کرے اور اپنی زندگی کا مقصد بلند رکھے۔ نظم میں نوجوانوں کو پیغام دیا گیا ہے کہ وہ محنت کریں، اپنے دین و وطن کی خدمت کریں اور دنیا میں اپنا نام روشن کریں۔ اقبال کہتے ہیں کہ نوجوان قوم کا مستقبل ہیں اور ان کی محنت ہی قوم کی ترقی کی ضمانت ہے۔ نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ نوجوان کو خودی، علم اور عمل کے ذریعے اپنی زندگی سنوارنی چاہیے۔

مرکزی خیال

نوجوان قوم کا مستقبل ہیں؛ انہیں علم، خودی اور عمل کے ذریعے اپنی زندگی سنوارنی چاہیے اور قوم کی خدمت کرنی چاہیے۔

اہم الفاظ اور معانی

خودی — اپنی ذات کی پہچان اور خودداری • **نصیحت** — اچھا مشورہ، ہدایت • **مقصد** — زندگی کا ہدف • **نوجوان** — جوان آدمی، نئی نسل • **مستقبل** — آنے والا وقت

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ نظم کس کے نام لکھی گئی ہے؟

جواب: یہ نظم علامہ اقبال نے اپنے بیٹے جاوید کے نام لکھی ہے۔

سوال 2: اس نظم کے شاعر کون ہیں؟

جواب: اس نظم کے شاعر علامہ اقبال ہیں۔

سوال 3: اقبال اپنے بیٹے کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟

جواب: وہ نصیحت کرتے ہیں کہ علم حاصل کرے، خودی کو مضبوط کرے اور زندگی کا مقصد بلند رکھے۔

سوال 4: نوجوان قوم کے لیے کیا ہیں؟

جواب: نوجوان قوم کا مستقبل ہیں۔

سوال 5: نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: نوجوان کو خودی، علم اور عمل کے ذریعے اپنی زندگی سنوارنی چاہیے۔

سبق 12 — جاوید کے نام (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: جاوید کے نام نظم کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

یہ نظم علامہ اقبال نے اپنے بیٹے جاوید کے نام لکھی ہے۔ اس میں اقبال اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ علم حاصل کرے، خودی کو مضبوط کرے اور اپنی زندگی کا مقصد بلند رکھے۔ نظم میں نوجوانوں کو پیغام دیا گیا ہے کہ وہ محنت کریں، اپنے دین و وطن کی خدمت کریں اور دنیا میں اپنا نام روشن کریں۔ اقبال کہتے ہیں کہ نوجوان قوم کا مستقبل ہیں اور ان کی محنت ہی قوم کی ترقی کی ضمانت ہے۔

سوال 2: خودی کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

خودی کا مطلب ہے اپنی ذات کی پہچان اور خودداری۔ جس نوجوان میں خودی مضبوط ہوتی ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور اپنی محنت سے آگے بڑھتا ہے۔ اقبال کے نزدیک خودی ہی انسان کی اصل طاقت ہے۔ خودی والا انسان اپنے مقصد کے لیے محنت کرتا ہے اور قوم کی خدمت کرتا ہے۔ اس لیے ہر نوجوان کو اپنی خودی مضبوط کرنی چاہیے۔

سبق 12 – جاوید کے نام (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس نظم کے شاعر کون ہیں؟

(الف) مظفر وارثی (ب) الطاف حسین حالی (ج) علامہ اقبال (د) مولانا ظفر علی خان

سوال 2: یہ نظم کس کے نام ہے؟

(الف) جاوید کے نام (ب) حالی کے نام (ج) میر کے نام (د) غالب کے نام

سوال 3: جاوید کون تھے؟

(الف) علامہ اقبال کے بھائی (ب) علامہ اقبال کے بیٹے (ج) علامہ اقبال کے استاد (د) علامہ اقبال کے دوست

سوال 4: خودی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) سستی (ب) لالچ (ج) اپنی ذات کی پہچان اور خودداری (د) غرور

سوال 5: نصیحت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) ڈانٹ (ب) اچھا مشورہ (ج) مذاق (د) سزا

سوال 6: اقبال نوجوانوں کو کیا پیغام دیتے ہیں؟

(الف) علم حاصل کرو اور محنت کرو (ب) کھیلو کودو (ج) آرام کرو (د) سستی کرو

سوال 7: نوجوان قوم کا کیا ہیں؟

(الف) مسئلہ (ب) ماضی (ج) بوجھ (د) مستقبل

سوال 8: مقصد کا مطلب کیا ہے؟

(الف) زندگی کا ہدف (ب) کوئی کھیل (ج) کوئی جگہ (د) کوئی کتاب

سوال 9: قوم کی ترقی کی ضمانت کیا ہے؟

(الف) نوجوانوں کا کھیل (ب) نوجوانوں کی محنت (ج) نوجوانوں کی سستی (د) نوجوانوں کا آرام

سوال 10: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) خودی، علم اور عمل اپناؤ (ب) آرام اپناؤ (ج) سستی اپناؤ (د) لالچ اپناؤ

جوابات کی کلید

1۔ (ج) علامہ اقبال 2۔ (الف) جاوید کے نام 3۔ (ب) علامہ اقبال کے بیٹے 4۔ (ج) اپنی ذات کی پہچان اور خودداری 5۔ (ب) اچھا مشورہ 6۔ (الف) علم حاصل کرو اور محنت کرو 7۔ (د) مستقبل 8۔ (الف) زندگی کا ہدف 9۔ (ب) نوجوانوں کی محنت 10۔ (الف) خودی، علم اور عمل اپناؤ

سبق 13 — محنت کی برکات (نظم — مولانا الطاف حسین حالی)

خلاصہ

یہ نظم محنت کی اہمیت اور اس کے فوائد پر لکھی گئی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ محنت کرنے والا انسان کبھی ناکام نہیں ہوتا؛ محنت سے روزی ملتی ہے، عزت ملتی ہے اور زندگی سنورتی ہے۔ جو شخص محنت سے جی چراتا ہے وہ ہمیشہ پیچھے رہتا ہے اور دوسروں کا محتاج بن جاتا ہے۔ نظم میں کسان، مزدور اور کاریگر کی مثالوں سے بتایا گیا ہے کہ محنت ہی دنیا کی ترقی کی بنیاد ہے۔ نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ محنت انسان کی سب سے بڑی دولت ہے اور محنت کرنے والا ہی سچا کامیاب انسان ہے۔

مرکزی خیال

محنت انسان کی سب سے بڑی دولت ہے؛ محنت کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا اور محنت ہی دنیا کی ترقی کی بنیاد ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

برکات — برکت کی جمع، فوائد اور بھلائیاں • **محنت** — مشقت، کام کاج • **کامیابی** — مقصد میں پورا اترنا • **محتاج** — دوسروں کا ضرورت مند • **کاریگر** — ہنرمند مزدور

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ نظم کس موضوع پر ہے؟

جواب: یہ نظم محنت کی اہمیت اور اس کے فوائد پر ہے۔

سوال 2: اس نظم کے شاعر کون ہیں؟

جواب: اس نظم کے شاعر مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔

سوال 3: محنت کرنے والے کو کیا ملتا ہے؟

جواب: محنت کرنے والے کو روزی، عزت اور کامیابی ملتی ہے۔

سوال 4: محنت سے جی چرانے والے کا کیا حال ہوتا ہے؟

جواب: وہ ہمیشہ پیچھے رہتا ہے اور دوسروں کا محتاج بن جاتا ہے۔

سوال 5: نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: محنت انسان کی سب سے بڑی دولت ہے اور محنت کرنے والا ہی سچا کامیاب انسان ہے۔

سبق 13 — محنت کی برکات (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: محنت کی برکات نظم کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

یہ نظم محنت کی اہمیت اور اس کے فوائد پر لکھی گئی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ محنت کرنے والا انسان کبھی ناکام نہیں ہوتا؛ محنت سے روزی ملتی ہے، عزت ملتی ہے اور زندگی سنورتی ہے۔ جو شخص محنت سے جی چراتا ہے وہ ہمیشہ پیچھے رہتا ہے اور دوسروں کا محتاج بن جاتا ہے۔ نظم میں کسان، مزدور اور کاریگر کی مثالوں سے بتایا گیا ہے کہ محنت ہی دنیا کی ترقی کی بنیاد ہے۔

سوال 2: محنت کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

محنت انسان کی زندگی کی بنیاد ہے۔ کسان محنت کرتا ہے تو اناج پیدا ہوتا ہے، مزدور محنت کرتا ہے تو عمارتیں بنتی ہیں، طالب علم محنت کرتا ہے تو علم حاصل ہوتا ہے۔ جو قومیں محنت کرتی ہیں وہ ترقی کرتی ہیں۔ محنت کرنے والا خوددار ہوتا ہے اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اس لیے ہر انسان کو محنت کو اپنی عادت بنانا چاہیے۔

سبق 13 — محنت کی برکات (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس نظم کے شاعر کون ہیں؟

(الف) علامہ اقبال (ب) دلاور فگار (ج) مولانا الطاف حسین حالی (د) مظفر وارثی

سوال 2: برکات کا مطلب کیا ہے؟

(الف) فوائد اور بھلائیاں (ب) تکلیفیں (ج) مشکلات (د) نقصانات

سوال 3: محنت کرنے والا کیسا ہوتا ہے؟

(الف) ناکام (ب) کامیاب اور خوددار (ج) محتاج (د) سست

سوال 4: محنت سے کیا ملتا ہے؟

(الف) غربت (ب) بے عزتی (ج) ناکامی (د) روزی، عزت اور کامیابی

سوال 5: محنت سے جی چرانے والا کیا بنتا ہے؟

(الف) دوسروں کا محتاج (ب) عزت دار (ج) کامیاب (د) خوددار

سوال 6: دنیا کی ترقی کی بنیاد کیا ہے؟

(الف) آرام (ب) لالچ (ج) محنت (د) سستی

سوال 7: محتاج کا مطلب کیا ہے؟

(الف) خوددار (ب) امیر (ج) طاقتور (د) دوسروں کا ضرورت مند

سوال 8: کاریگر کسے کہتے ہیں؟

(الف) تاجر (ب) ہنر مند مزدور (ج) ڈاکٹر (د) استاد

سوال 9: کسان کی محنت سے کیا پیدا ہوتا ہے؟

(الف) کتابیں (ب) اناج (ج) کپڑے (د) عمارتیں

سوال 10: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) محنت کرو (ب) بھیک مانگو (ج) سستی کرو (د) آرام کرو

جوابات کی کلید

1۔ (ج) مولانا الطاف حسین حالی 2۔ (الف) فوائد اور بھلائیاں 3۔ (ب) کامیاب اور خوددار 4۔ (د) روزی، عزت اور کامیابی 5۔ (الف) دوسروں کا محتاج 6۔ (ج) محنت 7۔ (د) دوسروں کا ضرورت مند 8۔ (ب) ہنر مند مزدور 9۔ (ب) اناج 10۔ (الف) محنت کرو

سبق 14 — کرکٹ اور مشاعرہ (نظم — دلاور فگار)

خلاصہ

یہ نظم ایک مزاحیہ انداز میں کرکٹ اور مشاعرے کا موازنہ کرتی ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ آج کے زمانے میں لوگ کرکٹ کے میچ کے لیے جس جوش و جذبے سے جمع ہوتے ہیں، اسی طرح پرانے زمانے میں لوگ مشاعرے کے لیے جمع ہوتے تھے۔ نظم میں کھیل اور ادب دونوں کی اہمیت بتائی گئی ہے؛ کھیل جسم کو صحت دیتا ہے اور ادب ذہن کو تازگی دیتا ہے۔ شاعر مزاح کے ساتھ کہتا ہے کہ دونوں کی اپنی اپنی جگہ اہمیت ہے، مگر ادب کی محفل میں جو ذوق اور شائستگی ہوتی ہے وہ کھیل کے میدان میں کم نظر آتی ہے۔ نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ کھیل اور ادب دونوں زندگی کے لیے ضروری ہیں اور دونوں کا توازن برقرار رکھنا چاہیے۔

مرکزی خیال

کھیل جسم کو صحت دیتا ہے اور ادب ذہن کو تازگی دیتا ہے؛ دونوں زندگی کے لیے ضروری ہیں اور دونوں کا توازن برقرار رکھنا چاہیے۔

اہم الفاظ اور معانی

مشاعرہ — شاعروں کی محفل جس میں شاعری سنائی جاتی ہے • **موازنہ** — دو چیزوں کا آپس میں مقابلہ • **جوش و جذبہ** — دلچسپی اور ولولہ • **ذوق** — ادب اور فن کی سمجھ اور پسند • **توازن** — برابری اور اعتدال

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ نظم کن دو چیزوں کا موازنہ کرتی ہے؟

جواب: یہ نظم کرکٹ اور مشاعرے کا موازنہ کرتی ہے۔

سوال 2: اس نظم کے شاعر کون ہیں؟

جواب: اس نظم کے شاعر دلاور فگار ہیں۔

سوال 3: کھیل سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: کھیل جسم کو صحت دیتا ہے۔

سوال 4: ادب سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: ادب ذہن کو تازگی دیتا ہے۔

سوال 5: نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: کھیل اور ادب دونوں زندگی کے لیے ضروری ہیں اور دونوں کا توازن برقرار رکھنا چاہیے۔

سبق 14 — کرکٹ اور مشاعرہ (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: کرکٹ اور مشاعرہ نظم کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

یہ نظم ایک مزاحیہ انداز میں کرکٹ اور مشاعرے کا موازنہ کرتی ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ آج کے زمانے میں لوگ کرکٹ کے میچ کے لیے جس جوش و جذبے سے جمع ہوتے ہیں، اسی طرح پرانے زمانے میں لوگ مشاعرے کے لیے جمع ہوتے تھے۔ نظم میں کھیل اور ادب دونوں کی اہمیت بتائی گئی ہے؛ کھیل جسم کو صحت دیتا ہے اور ادب ذہن کو تازگی دیتا ہے۔ نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ کھیل اور ادب دونوں زندگی کے لیے ضروری ہیں اور دونوں کا توازن برقرار رکھنا چاہیے۔

سوال 2: نظم میں مزاح کی اہمیت واضح کریں۔

نظم میں مزاح کے ذریعے ایک اہم بات سمجھائی گئی ہے۔ شاعر کرکٹ اور مشاعرے کا موازنہ مزاحیہ انداز میں کرتا ہے تاکہ قاری ہنستے ہوئے بھی سوچے۔ مزاح سے بات دل میں اتر جاتی ہے اور سبق آسانی سے یاد رہتا ہے۔ اس نظم کا مزاح ہمیں سکھاتا ہے کہ زندگی میں کھیل اور ادب دونوں کی اپنی جگہ ہے۔

سبق 14 — کرکٹ اور مشاعرہ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس نظم کے شاعر کون ہیں؟

(الف) علامہ اقبال (ب) الطاف حسین حالی (ج) مظفر وارثی (د) دلاور فگار

سوال 2: مشاعرہ کسے کہتے ہیں؟

(الف) شاعروں کی محفل (ب) کھیل کا میدان (ج) کوئی بازار (د) کوئی اسکول

سوال 3: موازنہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) بھاگنا (ب) اکیلا رہنا (ج) لڑنا (د) دو چیزوں کا مقابلہ

سوال 4: کھیل سے جسم کو کیا ملتا ہے؟

(الف) کمزوری (ب) بیماری (ج) صحت (د) سستی

سوال 5: ادب سے ذہن کو کیا ملتا ہے؟

(الف) بے چینی (ب) کمزوری (ج) تھکاوٹ (د) تازگی

سوال 6: جوش و جذبہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) سستی (ب) نفرت (ج) دلچسپی اور ولولہ (د) خوف

سوال 7: ذوق کا مطلب کیا ہے؟

(الف) ادب اور فن کی سمجھ (ب) کھانا (ج) کھیل (د) سونا

سوال 8: توازن کا مطلب کیا ہے؟

(الف) بے ترتیبی (ب) لڑائی (ج) ایک طرف جھکاؤ (د) برابری اور اعتدال

سوال 9: نظم کا انداز کیسا ہے؟

(الف) مزاحیہ (ب) خشک (ج) خوفناک (د) اداس

سوال 10: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) صرف کھیل ضروری ہے (ب) دونوں بے کار ہیں (ج) صرف ادب ضروری ہے (د) کھیل اور ادب دونوں ضروری ہیں

جوابات کی کلید

1۔ (د) دلاور فگار 2۔ (الف) شاعروں کی محفل 3۔ (د) دو چیزوں کا مقابلہ 4۔ (ج) صحت 5۔ (د) تازگی 6۔ (ج) دلچسپی اور ولولہ 7۔ (الف) ادب اور فن کی سمجھ 8۔ (د) برابری اور اعتدال 9۔ (الف) مزاحیہ 10۔ (د) کھیل اور ادب دونوں ضروری ہیں

سبق 15 — پیامِ لطیف (نظم — مترجم شیخ ایاز (اصل: شاہ عبداللطیف بھٹائی))

خلاصہ

یہ نظم شاہ عبداللطیف بھٹائی کے پیغام کا اردو ترجمہ ہے جسے شیخ ایاز نے پیش کیا ہے۔ نظم میں محبت، انسانیت اور سچائی کا پیغام دیا گیا ہے۔ شاہ عبداللطیف سندھ کے عظیم صوفی شاعر تھے جن کی شاعری میں اللہ سے محبت، انسانوں سے ہمدردی اور سچائی کی تعلیم ملتی ہے۔ نظم بتاتی ہے کہ سچا انسان وہ ہے جو دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھے اور محبت کے ذریعے دلوں کو جوڑے۔ نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ محبت اور انسانیت ہی زندگی کی اصل دولت ہے اور صوفی شاعری کا پیغام آج بھی اتنا ہی تازہ ہے۔

مرکزی خیال

محبت اور انسانیت ہی زندگی کی اصل دولت ہے؛ سچا انسان وہ ہے جو دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھے اور دلوں کو جوڑے۔

اہم الفاظ اور معانی

پیام — پیغام، سندیس • **لطیف** — نرم، نازک، خوبصورت • **صوفی** — اللہ کی محبت میں ڈوبا ہوا بزرگ • **ہمدردی** — دوسروں کے دکھ میں شریک ہونا • **ترجمہ** — ایک زبان کی بات دوسری زبان میں بیان کرنا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ نظم کس شاعر کے پیغام کا ترجمہ ہے؟

جواب: یہ نظم شاہ عبداللطیف بھٹائی کے پیغام کا ترجمہ ہے۔

سوال 2: ترجمہ کس نے کیا ہے؟

جواب: اس کا ترجمہ شیخ ایاز نے کیا ہے۔

سوال 3: شاہ عبداللطیف بھٹائی کون تھے؟

جواب: وہ سندھ کے عظیم صوفی شاعر تھے۔

سوال 4: نظم میں کیا پیغام دیا گیا ہے؟

جواب: نظم میں محبت، انسانیت اور سچائی کا پیغام دیا گیا ہے۔

سوال 5: نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: محبت اور انسانیت ہی زندگی کی اصل دولت ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: پیامِ لطیف نظم کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

یہ نظم شاہ عبداللطیف بھٹائی کے پیغام کا اردو ترجمہ ہے جسے شیخ ایاز نے پیش کیا ہے۔ نظم میں محبت، انسانیت اور سچائی کا پیغام دیا گیا ہے۔ شاہ عبداللطیف سندھ کے عظیم صوفی شاعر تھے جن کی شاعری میں اللہ سے محبت، انسانوں سے ہمدردی اور سچائی کی تعلیم ملتی ہے۔ نظم بتاتی ہے کہ سچا انسان وہ ہے جو دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھے اور محبت کے ذریعے دلوں کو جوڑے۔

سوال 2: صوفی شاعری کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

صوفی شاعری انسان کو اللہ سے محبت اور انسانوں سے ہمدردی سکھاتی ہے۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شاعری میں سادگی، محبت اور سچائی کا پیغام ہے جو آج بھی تازہ ہے۔ صوفی شاعر نفرت کے بجائے محبت کی تعلیم دیتے ہیں اور دلوں کو جوڑتے ہیں۔ اس لیے صوفی شاعری ہمارے ادب کا قیمتی حصہ ہے۔

سبق 15 — پیامِ لطیف (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس نظم کے اصل شاعر کون ہیں؟

(الف) شاہ عبداللطیف بھٹائی (ب) الطاف حسین حالی (ج) علامہ اقبال (د) میر تقی میر

سوال 2: ترجمہ کس نے کیا ہے؟

(الف) مظفر وارثی (ب) دلاور فگار (ج) شیخ ایاز (د) علامہ اقبال

سوال 3: پیام کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کوئی جگہ (ب) کوئی کھیل (ج) کوئی کتاب (د) پیغام

سوال 4: لطیف کا مطلب کیا ہے؟

(الف) بھاری (ب) سخت (ج) کڑوا (د) نرم اور خوبصورت

سوال 5: شاہ عبداللطیف بھٹائی کس علاقے کے شاعر تھے؟

(الف) بلوچستان کے (ب) سندھ کے (ج) خیبر پختونخوا کے (د) پنجاب کے

سوال 6: صوفی کسے کہتے ہیں؟

(الف) سپاہی (ب) تاجر (ج) اللہ کی محبت میں ڈوبا ہوا بزرگ (د) بادشاہ

سوال 7: ہمدردی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) لڑنا (ب) دوسروں کے دکھ میں شریک ہونا (ج) بے پروائی (د) نفرت کرنا

سوال 8: سچا انسان کون ہے؟

(الف) جو شہرت چاہے (ب) جو دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھے (ج) جو صرف اپنے لیے جیے (د) جو دولت جمع کرے

سوال 9: نظم میں کس کا پیغام ہے؟

(الف) لالچ کا (ب) نفرت کا (ج) جنگ کا (د) محبت، انسانیت اور سچائی کا

سوال 10: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) نفرت اپناؤ (ب) جنگ کرو (ج) محبت اور انسانیت اپناؤ (د) لالچ اپناؤ

جوابات کی کلید

1۔ (الف) شاہ عبداللطیف بھٹائی 2۔ (ج) شیخ ایاز 3۔ (د) پیغام 4۔ (د) نرم اور خوبصورت 5۔ (ب) سندھ کے 6۔ (ج) اللہ کی محبت میں ڈوبا ہوا بزرگ 7۔ (ب) دوسروں کے دکھ میں شریک ہونا 8۔ (ب) جو دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھے 9۔ (د) محبت، انسانیت اور سچائی کا 10۔ (ج) محبت اور انسانیت اپناؤ

سبق 16 – فقیرانہ آئے صدا کر چلے (غزل – میر تقی میر)

خلاصہ

یہ غزل میر تقی میر کی ہے جنہیں خدائے سخن کہا جاتا ہے۔ غزل میں شاعر نے اپنی زندگی کی سادگی، دنیا کی بے ثباتی اور انسان کے سفر کی تصویر پیش کی ہے۔ فقیرانہ زندگی کا مطلب ہے سادگی اور قناعت سے جینا؛ شاعر کہتا ہے کہ دنیا کی چمک دمک عارضی ہے اور اصل سکون سادگی اور اللہ کی یاد میں ہے۔ غزل کا لہجہ نرم اور غمگین ہے مگر اس میں زندگی کا گہرا سبق چھپا ہے۔ غزل کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کو دنیا کی عارضی چیزوں کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہیے بلکہ سادگی، قناعت اور اللہ کی یاد کو اپنانا چاہیے۔

مرکزی خیال

دنیا کی چمک دمک عارضی ہے؛ اصل سکون سادگی، قناعت اور اللہ کی یاد میں ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

غزل – اردو شاعری کی مشہور صنف، جس میں محبت اور زندگی کے موضوعات ہوتے ہیں • **فقیرانہ** – فقیر جیسی سادگی سے زندگی گزارنا • **قناعت** – جو ملے اس پر راضی رہنا • **بے ثباتی** – دائمی نہ ہونا، بدل جانا • **خدائے سخن** – شاعری کا خدا، میر تقی میر کا لقب

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ غزل کس شاعر کی ہے؟

جواب: یہ غزل میر تقی میر کی ہے۔

سوال 2: میر تقی میر کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: میر تقی میر کو خدائے سخن کہا جاتا ہے۔

سوال 3: فقیرانہ زندگی کا مطلب کیا ہے؟

جواب: سادگی اور قناعت سے زندگی گزارنا۔

سوال 4: غزل میں دنیا کو کیسا بتایا گیا ہے؟

جواب: غزل میں دنیا کی چمک دمک کو عارضی بتایا گیا ہے۔

سوال 5: غزل کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: انسان کو سادگی، قناعت اور اللہ کی یاد کو اپنانا چاہیے۔

سبق 16 — فقیرانہ آئے صدا کر چلے (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: فقیرانہ آئے صدا کر چلے غزل کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

یہ غزل میر تقی میر کی ہے جنہیں خدائے سخن کہا جاتا ہے۔ غزل میں شاعر نے اپنی زندگی کی سادگی، دنیا کی بے ثباتی اور انسان کے سفر کی تصویر پیش کی ہے۔ فقیرانہ زندگی کا مطلب ہے سادگی اور قناعت سے جینا؛ شاعر کہتا ہے کہ دنیا کی چمک دمک عارضی ہے اور اصل سکون سادگی اور اللہ کی یاد میں ہے۔ غزل کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کو دنیا کی عارضی چیزوں کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہیے۔

سوال 2: میر تقی میر کی شاعری کی نمایاں خوبی بیان کریں۔

میر تقی میر اردو کے عظیم شاعر ہیں اور انہیں خدائے سخن کہا جاتا ہے۔ ان کی شاعری میں سادگی، درد اور زندگی کی گہرائی ہے۔ ان کی غزلوں میں زبان سادہ مگر اثر انگیز ہے اور ہر شعر میں زندگی کا کوئی سبق چھپا ہوتا ہے۔ میر کی شاعری آج بھی پڑھی جاتی ہے کیونکہ اس میں انسانی جذبات کی سچی تصویر ہے۔

سبق 16 — فقیرانہ آئے صدا کر چلے (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس غزل کے شاعر کون ہیں؟
(الف) ناصر کاظمی (ب) خواجہ حیدر علی آتش (ج) پروین شاکر (د) میر تقی میر

سوال 2: میر تقی میر کو کیا کہا جاتا ہے؟
(الف) خدائے سخن (ب) شاعرِ انقلاب (ج) مصورِ غم (د) شاعرِ مشرق

سوال 3: غزل کس صنف کی شاعری ہے؟
(الف) اردو شاعری کی مشہور صنف (ب) ڈرامہ (ج) نثر (د) افسانہ

سوال 4: فقیرانہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) سپاہی جیسا جینا (ب) فقیر جیسی سادگی سے جینا (ج) بادشاہ جیسا جینا (د) تاجر جیسا جینا

سوال 5: دنیا کی چمک دمک کیسی ہے؟
(الف) عارضی (ب) ابدی (ج) دائمی (د) ہمیشہ کی

سوال 6: اصل سکون کس میں ہے؟
(الف) طاقت میں (ب) سادگی اور اللہ کی یاد میں (ج) دولت میں (د) شہرت میں

سوال 7: قناعت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) شکایت کرنا (ب) زیادہ مانگنا (ج) لالچ کرنا (د) جو ملے اس پر راضی رہنا

سوال 8: غزل کا لہجہ کیسا ہے؟
(الف) خشک (ب) نرم اور غمگین (ج) بے معنی (د) سخت اور غصے والا

سوال 9: بے ثباتی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) قیمتی ہونا (ب) ہمیشہ رہنا (ج) دائمی نہ ہونا (د) مضبوط ہونا

سوال 10: غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) دولت جمع کرو (ب) دنیا کے پیچھے بھاگو (ج) سادگی اور قناعت اپناؤ (د) شہرت حاصل کرو

جوابات کی کلید

1۔ (د) میر تقی میر 2۔ (الف) خدائے سخن 3۔ (الف) اردو شاعری کی مشہور صنف 4۔ (ب) فقیر جیسی سادگی سے جینا 5۔ (الف) عارضی 6۔ (ب) سادگی اور اللہ کی یاد میں 7۔ (د) جو ملے اس پر راضی رہنا 8۔ (ب) نرم اور غمگین 9۔ (ج) دائمی نہ ہونا 10۔ (ج) سادگی اور قناعت اپناؤ

سبق 17 — سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا افسانہ کیا (غزل — خواجہ حیدر علی آتش)

خلاصہ

یہ غزل خواجہ حیدر علی آتش کی ہے جو اردو کے عظیم غزل گو شاعر ہیں۔ غزل میں شاعر نے اپنے جذبات، اپنی زندگی کے تجربات اور دنیا کے رویوں کی تصویر پیش کی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں انسان کی کہانی اس کے اعمال اور اس کے اخلاق سے بنتی ہے؛ جو شخص سچا اور مخلص ہوتا ہے لوگ اسے یاد رکھتے ہیں۔ غزل کا لہجہ پُراثر اور فلسفیانہ ہے اور اس میں زندگی کے گہرے سبق چھپے ہیں۔ غزل کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کی اصل پہچان اس کے کردار اور اس کے اعمال سے ہوتی ہے۔

مرکزی خیال

انسان کی اصل پہچان اس کے کردار اور اعمال سے ہوتی ہے؛ سچا اور مخلص انسان ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

افسانہ — کہانی، داستان • **غزل گو** — غزل کہنے والا شاعر • **فلسفیانہ** — زندگی کے گہرے سوالات پر سوچنے والا • **کردار** — انسان کی شخصیت اور اخلاق • **مخلص** — سچا اور بے غرض

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ غزل کس شاعر کی ہے؟

جواب: یہ غزل خواجہ حیدر علی آتش کی ہے۔

سوال 2: آتش کس صنف کے عظیم شاعر ہیں؟

جواب: آتش اردو کے عظیم غزل گو شاعر ہیں۔

سوال 3: غزل میں انسان کی کہانی کس سے بنتی ہے؟

جواب: انسان کی کہانی اس کے اعمال اور اس کے اخلاق سے بنتی ہے۔

سوال 4: کون سا انسان یاد رکھا جاتا ہے؟

جواب: جو شخص سچا اور مخلص ہوتا ہے وہ یاد رکھا جاتا ہے۔

سوال 5: غزل کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: انسان کی اصل پہچان اس کے کردار اور اعمال سے ہوتی ہے۔

سبق 17 — سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا افسانہ کیا (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا افسانہ کیا غزل کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

یہ غزل خواجہ حیدر علی آتش کی ہے جو اردو کے عظیم غزل گو شاعر ہیں۔ غزل میں شاعر نے اپنے جذبات، اپنی زندگی کے تجربات اور دنیا کے رویوں کی تصویر پیش کی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں انسان کی کہانی اس کے اعمال اور اس کے اخلاق سے بنتی ہے؛ جو شخص سچا اور مخلص ہوتا ہے لوگ اسے یاد رکھتے ہیں۔ غزل کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کی اصل پہچان اس کے کردار اور اعمال سے ہوتی ہے۔

سوال 2: آتش کی غزل گوئی کی نمایاں خوبی بیان کریں۔

خواجہ حیدر علی آتش اردو غزل کے عظیم استاد ہیں۔ ان کی غزلوں میں زبان کی خوبصورتی، جذبات کی گہرائی اور زندگی کا فلسفہ ملتا ہے۔ آتش کی شاعری میں محبت اور زندگی کے موضوعات سادہ مگر پُراثر انداز میں بیان ہوئے ہیں۔ ان کی غزلیں آج بھی اردو ادب کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

سبق 17 — سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا افسانہ کیا (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس غزل کے شاعر کون ہیں؟
(الف) پروین شاکر (ب) خواجہ حیدر علی آتش (ج) ناصر کاظمی (د) میر تقی میر

سوال 2: آتش کس صنف کے شاعر ہیں؟
(الف) غزل گو (ب) افسانہ نگار (ج) نظم گو (د) ڈرامہ نگار

سوال 3: افسانہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) کہانی (ب) کوئی شہر (ج) کوئی کھیل (د) کوئی کتاب

سوال 4: انسان کی کہانی کس سے بنتی ہے؟
(الف) اس کی شہرت سے (ب) اس کے اعمال اور اخلاق سے (ج) اس کے گھر سے (د) اس کی دولت سے

سوال 5: کون سا انسان یاد رکھا جاتا ہے؟
(الف) لالچی (ب) خودغرض (ج) سچا اور مخلص (د) جھوٹا

سوال 6: غزل کا لہجہ کیسا ہے؟
(الف) بے معنی (ب) سخت (ج) خشک (د) پُراثر اور فلسفیانہ

سوال 7: کردار کا مطلب کیا ہے؟
(الف) انسان کی شخصیت اور اخلاق (ب) کوئی جگہ (ج) کوئی کتاب (د) کوئی کھیل

سوال 8: مخلص کا مطلب کیا ہے؟
(الف) خودغرض (ب) دکھاوے والا (ج) جھوٹا (د) سچا اور بے غرض

سوال 9: انسان کی اصل پہچان کیا ہے؟
(الف) اس کا کردار اور اعمال (ب) اس کا گھر (ج) اس کی شہرت (د) اس کی دولت

سوال 10: غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) طاقت دکھاؤ (ب) شہرت حاصل کرو (ج) دولت جمع کرو (د) اچھا کردار اپناؤ

جوابات کی کلید

1۔ (ب) خواجہ حیدر علی آتش 2۔ (الف) غزل گو 3۔ (الف) کہانی 4۔ (ب) اس کے اعمال اور اخلاق سے 5۔ (ج) سچا اور مخلص 6۔ (د) پُراثر اور فلسفیانہ 7۔ (الف) انسان کی شخصیت اور اخلاق 8۔ (د) سچا اور بے غرض 9۔ (الف) اس کا کردار اور اعمال 10۔ (د) اچھا کردار اپناؤ

سبق 18 — غم ہے یا خوشی ہے تو (غزل — ناصر کاظمی)

خلاصہ

یہ غزل ناصر کاظمی کی ہے جو اردو کے مشہور جدید شاعر ہیں۔ غزل میں شاعر نے غم اور خوشی کے انسانی جذبات کی تصویر پیش کی ہے۔ زندگی میں کبھی غم آتا ہے اور کبھی خوشی؛ شاعر کہتا ہے کہ دونوں ہی زندگی کا حصہ ہیں اور انسان کو دونوں حالتوں میں صبر و شکر سے کام لینا چاہیے۔ غزل کا لہجہ نرم اور اداس ہے مگر اس میں امید کی کرن بھی موجود ہے۔ غزل کا مرکزی خیال یہ ہے کہ غم اور خوشی زندگی کے دو رخ ہیں اور دانشمند انسان دونوں کو اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کرتا ہے۔

مرکزی خیال

غم اور خوشی زندگی کے دو رخ ہیں؛ دانشمند انسان دونوں کو صبر و شکر سے قبول کرتا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

غم — دکھ، اداسی • **خوشی** — مسرت، آنند • **صبر** — مشکل میں برداشت • **شکر** — نعمت پر اللہ کا شکریہ • **دانشمند** — عقل مند، سمجھدار

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ غزل کس شاعر کی ہے؟

جواب: یہ غزل ناصر کاظمی کی ہے۔

سوال 2: ناصر کاظمی کس دور کے شاعر ہیں؟

جواب: ناصر کاظمی اردو کے مشہور جدید شاعر ہیں۔

سوال 3: غزل میں کن جذبات کی تصویر ہے؟

جواب: غزل میں غم اور خوشی کے انسانی جذبات کی تصویر ہے۔

سوال 4: زندگی میں غم اور خوشی کا کیا مقام ہے؟

جواب: دونوں ہی زندگی کا حصہ ہیں۔

سوال 5: غزل کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: غم اور خوشی زندگی کے دو رخ ہیں اور دانشمند انسان دونوں کو صبر و شکر سے قبول کرتا ہے۔

سبق 18 — غم ہے یا خوشی ہے تو (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: غم ہے یا خوشی ہے تو غزل کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

یہ غزل ناصر کاظمی کی ہے جو اردو کے مشہور جدید شاعر ہیں۔ غزل میں شاعر نے غم اور خوشی کے انسانی جذبات کی تصویر پیش کی ہے۔ زندگی میں کبھی غم آتا ہے اور کبھی خوشی؛ شاعر کہتا ہے کہ دونوں ہی زندگی کا حصہ ہیں اور انسان کو دونوں حالتوں میں صبر و شکر سے کام لینا چاہیے۔ غزل کا مرکزی خیال یہ ہے کہ غم اور خوشی زندگی کے دو رخ ہیں اور دانشمند انسان دونوں کو اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کرتا ہے۔

سوال 2: غم اور خوشی میں صبر و شکر کی اہمیت واضح کریں۔

زندگی میں غم اور خوشی دونوں آتے ہیں۔ غم کے وقت صبر کرنا اور خوشی کے وقت شکر ادا کرنا انسان کی پہچان ہے۔ جو شخص غم میں صبر کرتا ہے اسے اللہ اجر دیتا ہے اور جو خوشی میں شکر کرتا ہے اس کی نعمت بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے دانشمند انسان ہر حالت میں اللہ پر بھروسا رکھتا ہے۔

سبق 18 — غم ہے یا خوشی ہے تو (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس غزل کے شاعر کون ہیں؟

(الف) پروین شاکر (ب) میر تقی میر (ج) ناصر کاظمی (د) خواجہ حیدر علی آتش

سوال 2: ناصر کاظمی کس دور کے شاعر ہیں؟

(الف) انگریز دور کے (ب) جدید دور کے (ج) مغل دور کے (د) قدیم دور کے

سوال 3: غم کا مطلب کیا ہے؟

(الف) دکھ اور اداسی (ب) خوشی (ج) خوف (د) غصہ

سوال 4: خوشی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) دکھ (ب) غصہ (ج) مسرت اور آنند (د) نفرت

سوال 5: غم اور خوشی زندگی کے کیا ہیں؟

(الف) دو رخ (ب) بوجھ (ج) مسئلہ (د) دشمن

سوال 6: صبر کا مطلب کیا ہے؟

(الف) غصہ کرنا (ب) شکایت کرنا (ج) بھاگ جانا (د) مشکل میں برداشت

سوال 7: شکر کا مطلب کیا ہے؟

(الف) ناراض ہونا (ب) بھول جانا (ج) نعمت پر اللہ کا شکریہ ادا کرنا (د) شکایت کرنا

سوال 8: دانشمند انسان کیسا ہوتا ہے؟

(الف) غصے والا (ب) سست (ج) لالچی (د) صبر و شکر سے کام لینے والا

سوال 9: غزل کا لہجہ کیسا ہے؟

(الف) سخت (ب) بے معنی (ج) نرم اور اداس مگر امید بھرا (د) خشک

سوال 10: غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) خوشی سے بچو (ب) زندگی چھوڑ دو (ج) غم سے ڈرو (د) غم و خوشی میں صبر و شکر کرو

جوابات کی کلید

1۔ (ج) ناصر کاظمی 2۔ (ب) جدید دور کے 3۔ (الف) دکھ اور اداسی 4۔ (ج) مسرت اور آنند 5۔ (الف) دو رخ 6۔ (د) مشکل میں برداشت 7۔ (ج) نعمت پر اللہ کا شکریہ ادا کرنا 8۔ (د) صبر و شکر سے کام لینے والا 9۔ (ج) نرم اور اداس مگر امید بھرا 10۔ (د) غم و خوشی میں صبر و شکر کرو

سبق 19 — کاش طوفاں میں سفینے کو اتار ہوتا (غزل — پروین شاکر)

خلاصہ

یہ غزل پروین شاکر کی ہے جو اردو کی مشہور جدید شاعرہ ہیں۔ غزل میں شاعرہ نے زندگی کے طوفانوں اور مشکلات کے سامنے انسان کے حوصلے کی تصویر پیش کی ہے۔ سفینہ یعنی کشتی زندگی کی علامت ہے اور طوفان مشکلات کی علامت ہے؛ شاعرہ کہتی ہے کہ انسان کو مشکلات سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ حوصلے سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ غزل کا لہجہ پُرامید اور حوصلہ افزا ہے۔ غزل کا مرکزی خیال یہ ہے کہ زندگی کی مشکلات سے گھبرانے کے بجائے حوصلہ اور ہمت سے ان کا سامنا کرنا چاہیے۔

مرکزی خیال

زندگی کی مشکلات سے گھبرانے کے بجائے حوصلہ اور ہمت سے ان کا سامنا کرنا چاہیے۔

اہم الفاظ اور معانی

طوفان — تیز آندھی اور سمندر کی لہریں، مشکلات کی علامت • **سفینہ** — کشتی، زندگی کی علامت • **حوصلہ** — ہمت، دلیری • **مقابلہ** — سامنا کرنا، لڑنا • **پُرامید** — امید رکھنے والا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ غزل کس شاعرہ کی ہے؟

جواب: یہ غزل پروین شاکر کی ہے۔

سوال 2: پروین شاکر کس دور کی شاعرہ ہیں؟

جواب: پروین شاکر اردو کی مشہور جدید شاعرہ ہیں۔

سوال 3: غزل میں سفینہ کس کی علامت ہے؟

جواب: سفینہ زندگی کی علامت ہے۔

سوال 4: طوفان کس کی علامت ہے؟

جواب: طوفان زندگی کی مشکلات کی علامت ہے۔

سوال 5: غزل کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: زندگی کی مشکلات سے گھبرانے کے بجائے حوصلے سے ان کا سامنا کرنا چاہیے۔

سبق 19 — کاش طوفاں میں سفینے کو اتار ہوتا (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: کاش طوفاں میں سفینے کو اتار ہوتا غزل کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

یہ غزل پروین شاکر کی ہے جو اردو کی مشہور جدید شاعرہ ہیں۔ غزل میں شاعرہ نے زندگی کے طوفانوں اور مشکلات کے سامنے انسان کے حوصلے کی تصویر پیش کی ہے۔ سفینہ یعنی کشتی زندگی کی علامت ہے اور طوفان مشکلات کی علامت ہے؛ شاعرہ کہتی ہے کہ انسان کو مشکلات سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ حوصلے سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ غزل کا مرکزی خیال یہ ہے کہ زندگی کی مشکلات سے گھبرانے کے بجائے حوصلہ اور ہمت سے ان کا سامنا کرنا چاہیے۔

سوال 2: حوصلے کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

حوصلہ انسان کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ جو شخص مشکلات سے گھبرا جاتا ہے وہ ہار جاتا ہے، مگر جو شخص حوصلے سے مقابلہ کرتا ہے وہ آخرکار کامیاب ہوتا ہے۔ طالب علم کو امتحان کی مشکل سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ محنت اور حوصلے سے تیاری کرنی چاہیے۔ حوصلہ ہی انسان کو طوفانوں سے پار لگاتا ہے۔

سبق 19 — کاش طوفاں میں سفینے کو اتار ہوتا (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اس غزل کی شاعرہ کون ہیں؟

(الف) میر تقی میر (ب) خواجہ حیدر علی آتش (ج) ناصر کاظمی (د) پروین شاکر

سوال 2: پروین شاکر کس دور کی شاعرہ ہیں؟

(الف) جدید دور کی (ب) مغل دور کی (ج) انگریز دور کی (د) قدیم دور کی

سوال 3: سفینہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کشتی (ب) دریا (ج) پہاڑ (د) گھر

سوال 4: طوفان کس کی علامت ہے؟

(الف) آرام کی (ب) زندگی کی مشکلات کی (ج) خوشی کی (د) دولت کی

سوال 5: حوصلہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) سستی (ب) ڈر (ج) ہمت اور دلیری (د) غصہ

سوال 6: مشکلات سے کیا کرنا چاہیے؟

(الف) بھاگ جانا (ب) گھبرانا (ج) حوصلے سے مقابلہ کرنا (د) ہار مان لینا

سوال 7: غزل کا لہجہ کیسا ہے؟

(الف) پُرامید اور حوصلہ افزا (ب) سخت (ج) مایوس (د) خشک

سوال 8: مقابلہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) چھپ جانا (ب) بھاگ جانا (ج) سامنا کرنا (د) ڈرنا

سوال 9: زندگی کی علامت کیا ہے؟

(الف) طوفان (ب) پہاڑ (ج) سفینہ (د) دریا

سوال 10: غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) مشکلات سے ڈرو (ب) ہار مان لو (ج) حوصلے سے مشکلات کا سامنا کرو (د) بھاگ جاؤ

جوابات کی کلید

1۔ (د) پروین شاکر 2۔ (الف) جدید دور کی 3۔ (الف) کشتی 4۔ (ب) زندگی کی مشکلات کی 5۔ (ج) ہمت اور دلیری 6۔ (ج) حوصلے سے مقابلہ کرنا 7۔ (الف) پُرامید اور حوصلہ افزا 8۔ (ج) سامنا کرنا 9۔ (ج) سفینہ 10۔ (ج) حوصلے سے مشکلات کا سامنا کرو

قواعد و انشا — تیاری کے اہم نکات

قواعد

علم البیان: تشبیہ، استعارہ اور کنایہ جیسے بیان کے طریقے یاد رکھیں۔ تشبیہ میں دو چیزوں کا موازنہ ہوتا ہے، استعارے میں ایک چیز کو دوسری چیز کہہ دیا جاتا ہے اور کنایہ میں بات اشارے سے کہی جاتی ہے۔

علم البدیع: صنعتوں جیسے تجنیس، تضاد اور مبالغہ کو پہچانیں اور ان کی مثالیں اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی مشق کریں۔

محاورے اور ضرب الامثال: عام محاوروں اور ضرب الامثال کے معنی یاد رکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کرنے کی مشق کریں۔ محاورے کو جملے میں درست جگہ پر لگانا ضروری ہے۔

مذکر و مونث اور واحد جمع: اسم کی جنس اور جمع کی درست صورت یاد رکھیں، جیسے کتاب مونث اور قلم مذکر ہے؛ کتاب سے کتابیں اور استاد سے اساتذہ بنتا ہے۔

مترادف و متضاد: ہر سبق کے اہم الفاظ کے مترادف (ہم معنی) اور متضاد (الٹ معنی) الفاظ یاد رکھیں، جیسے محبت کا متضاد نفرت اور روشنی کا متضاد اندھیرا ہے۔

انشا

آپ بیتی: اپنی زندگی کے کسی واقعے کو ترتیب سے لکھیں؛ واقعے کا آغاز، درمیانی حصہ اور اختتام واضح ہو۔

مکالمہ نویسی: مکالمہ دو افراد کی بات چیت ہوتی ہے؛ اس میں قدرتی زبان، سوال و جواب اور موضوع سے متعلق باتیں شامل کریں۔

درخواست نویسی اور خطوط نویسی: درخواست میں اپنا مقصد صاف اور ادب سے بیان کریں۔ خط میں مخاطب، سلام، مقصد اور اختتام درست ترتیب سے لکھیں۔

مضمون: مضمون کا تعارف، اہم نکات اور اختتام ترتیب سے لکھیں۔ سادہ اور صاف زبان استعمال کریں اور ہر پیراگراف میں ایک نکتہ بیان کریں۔

تشریح اور خلاصہ: نثر کے پیراگراف یا نظم و غزل کی تشریح میں پہلے مرکزی خیال بیان کریں، پھر مشکل الفاظ کے معنی اور آخر میں سبق کا پیغام لکھیں۔ خلاصہ ہمیشہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

> **یاد رکھیں:** یہ نوٹس اصل تحریر ہیں اور کتاب کے متبادل نہیں۔ امتحان کی تیاری کے لیے اپنی کتاب کو ساتھ رکھ کر پڑھیں اور بورڈ کے تازہ ماڈل پرچے سے پیپر پیٹرن کی تصدیق کریں۔